اَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَ هَمَّامٌ وَ اَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَّ مُرَّةٌ (۷)

انبیاء کرام (علیہم السلام) کے ناموں پر نام رکھو، اللہ تعالیٰ کے محبوب نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں، سچے نام حارث اور ہمام (کرگزرنے والا آدمی) اور برے نام حرب (جنگ) اور مُرّہ (تلخ) ہیں۔

برے نام کو تبدیل فرمانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ کَانَ یُغَیِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِیْحَ (۸)

نبی کریم ﷺ برے نام کو تبدیل فرمادیتے تھے۔

امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں:

غیر النبی ﷺ اسم العاص و عزیز و عتلة و شیطان و الحکم و غراب و حباب و شهاب فسماه هشاما و سمّٰی حَرْبًا سِلْمًا وَ سَمّٰی المضطجعَ المنبعث (۹)

نبی ﷺ نے عاص، عزیز، عتلہ، شیطان، حکم، غراب اور حباب کے نام تبدیل فرمادیے، شہاب کا نام ہشام، حرب کا نام سلم اور مضطجع کا نام منبعث رکھا۔

رسول اللہ ﷺ زمینوں، وادیوں اور قبائل کے برے نام بھی تبدیل فرمادیا کرتے تھے، چنانچہ امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے عفرہ زمین (بنجر زمین) کا نام خضرہ (سرسبز زمین) رکھا، شعب ضلالہ (گمراہی کی وادی) نامی وادی کا نام شعب ہدیٰ (ہدایت کی وادی) رکھا، اور آپ نے بنوزنیہ (حرام کی اولاد) کا نام تبدیل فرما کر بنورشدہ (حلال زادے) رکھا اور بنومغویہ کو بنورشدہ کا نام عطا فرمایا۔ (۱۰)

اچھے ناموں سے بلائے جانے کو پسند فرمانا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یَتَفَاءَ لُ وَ لَا یَتَطَیَّرُ وَ کَانَ یُحِبُّ الْاِسْمَ الْحَسَنَ (۱۱)

رسول اللہ ﷺ نیک فال لیتے تھے، بدشگونی نہیں لیتے تھے اور آپ اچھے نام کو پسند فرماتے تھے

حضرت حنظلہ بن خدیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُعْجِبُهُ اَنْ يُدْعَى الرَّجُلُ بِاَحَبِّ اَسْمَاءِهٖ وَ اَحَبِّ كُنَاهُ (۱۲)

نبی ﷺ اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ کسی شخص کو اس کے محبوب نام اور کنیت سے بلایا جائے۔

آپ ﷺ اچھے نام سے نیک فال لیتے تھے

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: صلح حدیبیہ میں مذاکرات کرنے کے لئے جب سہیل بن عمرو آیا تو رسول اللہ ﷺ نے (ان کے نام سے نیک فال لیتے ہوئے) فرمایا:

لَقَدْ سَهَّلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ اَمْرِكُمْ (۱۳)

اللہ تعالیٰ نے تمہارے کام کو سہل (آسان) فرمادیا ہے۔

نبی کریم ﷺ اچھے نام والے سے کام لینا پسند فرماتے تھے

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اونٹنی کو دوہنے کا حکم دیا اور فرمایا اس کو کون دوہے گا، ایک صاحب کھڑے ہوئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا نام کیا ہے، وہ بولے: مُرّہ (کڑوا، تلخ)، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ، پھر ارشاد فرمایا: اونٹنی کون دوہے گا؟ ایک اور صاحب کھڑے ہوگئے، آپ نے اس سے اس کا نام پوچھا: اس نے کہا: حرب (جنگ)، آپ ﷺ نے اسے بیٹھ جانے کا فرمایا، پھر دریافت فرمایا: اس اونٹنی کو کون دوہے گا؟ ایک اور صاحب کھڑے ہوگئے، رسول اللہ نے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ وہ عرض گزار ہوئے: یعیش، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: تم اونٹنی کو دوہو۔ (۱۴)

حضرت ابوحدرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہمارے اونٹ کون ہانکے گا؟ ایک صاحب نے کہا: میں، آپ نے فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے نام بتایا، آپ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ، دوسرے صاحب کھڑے ہوئے، آپ نے اس سے نام پوچھا، وہ بولے: میرا نام مندی ہے، آپ نے اس سے فرمایا: بیٹھ جاؤ، پھر ایک اور صاحب کھڑے ہوئے آپ نے فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے کہا: ناجیہ (نجات یافتہ) رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: تم اونٹوں کو ہانکو۔ (۱۵)

ابن بادیس کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب کسی کو عامل بنا کر بھیجتے اس کا نام دریافت فرماتے، اگر اس کا نام آپ کو پسند آتا آپ خوش ہوتے اور آپ کے رخِ انور پر خوشی کا پرتو نظر آتا تھا اور اگر اس کا نام آپ کو ناپسند ہوتا تو آپ کے چہرۂ انور میں ناپسندیدگی کے آثار نظر آتے تھے، اسی طرح جب آپ کسی بستی

میں داخل ہوتے، اس بستی کا نام دریافت فرماتے اگر اس بستی کا نام آپ کو پسند آتا آپ خوش ہوتے اور چہرۂ انور سے بشاشت نمایاں ہوتی اور اگر اس بستی کا نام آپ کو پسند نہ آتا تو آپ کے چہرۂ انور پر ناپسندیدگی کے آثار دکھائی دیتے تھے۔(۱۶)

بعض ناپسندیدہ نام

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نُسَمِّیَ رَقِیْقَنَا بِاَرْبَعَةِ اَسْمَآءٍ، اَفْلح، رباح، یسار و نافع (۱۷)

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرمایا کہ ہم اپنے غلاموں کے نام افلح، رباح، یسار اور نافع رکھیں۔

اور آپ ﷺ نے اس کی وجہ یہ ارشاد فرمائی کہ کوئی تم سے آکر پوچھے گا فلاں گھر میں ہے؟ تم کہو گے نہیں، یعنی گھر میں کامیابی، نفع مندی وغیرہ نہیں ہے۔

ناپسندیدہ نام سے اسے نہ بلانا

حضرت ابوجُبیرہ بن الضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں یہ آیت کریمہ ہم بنوسلمہ کے بارے میں نازل ہوئی:

وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ (۱۸)

اور ایک دوسرے کو برے القاب سے نہ بلاؤ ایمان کے بعد فاسق کہلانا کیا ہی برا نام ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے حالانکہ ہم میں سے ہر آدمی کے دو یا تین لقب تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے کسی کو بلاتے: اے فلاں! لوگ کہتے یارسول اللہ! رہنے دیں یہ صاحب اس لقب سے ناراض ہوتے ہیں، تب یہ آیت نازل ہوئی۔(۱۹)

بدترین نام

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَخْنَعَ اِسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تُسَمّٰی مَلِكَ الْاَمْلَاكِ (۲۰)

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بُرا نام یہ ہے کہ کوئی شخص شہنشاہ کہلائے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَغْیَظُ رَجُلٍ عَلَی اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَ اَخْبَثُہٗ رَجُلٌ کَانَ یُسَمّٰی مَلِکَ الْاَمْلَاکِ لَا مَلِکَ اِلَّا اللّٰہُ(۲۱)

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے مبغوض اور خبیث شخص وہ ہوگا جو شہنشاہ کہلاتا ہوگا، اللہ کے سوا کوئی بادشاہ نہیں۔

جن بچوں کے نام آپ ﷺ نے تجویز فرمائے

حضرت ابراہیم بن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ہاں بچے کی ولادت ہوئی میں اسے نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا، آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا، اسے کھجور چبا کر گھٹی دی، اس کے لئے برکت کی دعا کی اور میرے حوالے کردیا، یہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے بیٹے تھے۔(۲۲)

حضرت عبداللہ بن ابی طلحہ انصاری رضی اللہ عنہما

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہما کی ولادت ہوئی تو میں صبح کے وقت اپنی والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے حکم سے اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گیا، میں نے دیکھا اس وقت آپ کے ہاتھ میں اونٹوں کے داغ دینے کا آلہ تھا، آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا: شاید ام سلیم کے ہاں بچہ ہوا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں، آپ نے وہ آلہ رکھ دیا، میں بچے کو آپ کے پاس لایا اور آپ کی گود میں دے دیا، رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کی عجوہ کھجور منگائی، اسے چبایا جب وہ گھل گئی تو آپ نے اسے بچے کے منہ میں رکھ دیا، بچہ اس کو چوسنے لگا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار کی کھجور سے محبت دیکھو، پھر آپ نے بچہ کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔(۲۳)

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ ابن رسول اللہ ﷺ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب زادے ابراہیم رضی اللہ عنہ ذی الحجہ ۸ھ میں حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئے، رسول اللہ ﷺ کی باندی حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کی اہلیہ حضرت سلمی رضی اللہ عنہا آپ کی دایہ تھیں۔ ابورافع رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو بیٹے کی ولادت کی خوش خبری سنائی، آپ نے ابورافع رضی اللہ عنہ کو غلام عطا فرمایا۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سترہ یا اٹھارہ ماہ بقید حیات رہے اور ۱۰ھ میں فوت ہو گئے۔ (۲۴)

حضرت سنان بن سلمہ الھذلی رضی اللہ عنہما

حضرت ابوعبدالرحمٰن سنان بن سلمہ رضی اللہ عنہما بن المحبق الھذلی بیان کرتے ہیں: میں غزوۂ حنین کے دن پیدا ہوا، میرے والد کو میری ولادت کی خوشخبری سنائی گئی، تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے دفاع میں تیر چلانا مجھے بیٹے کی خوش خبری سے زیادہ محبوب ہے۔ پھر میرے والد مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے، آپ نے مجھے گھٹی دی، میرے منہ میں لعاب دہن ڈالا، میرے لئے دعا فرمائی اور میرا نام سنان رکھا۔ نہایت بہادر، جری شہ سوار تھے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت ۵۰ھ میں آپ کو ہندوستان کے غزوہ کے لئے سالار لشکر بنایا گیا۔ اور حجاج کی گورنری کے آخری ایام میں انتقال ہوا۔ (۲۵)

حضرت عبداللہ بن ابی احمد رضی اللہ عنہما بن جحش

حضرت عبداللہ بن ابی احمد (عبد) رضی اللہ عنہما بن جحش بن رئاب اسدی، ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے بھتیجے ہیں، آپ کے والد حضرت ابو احمد نابینا تھے، قدیم الاسلام صحابی ہیں، پہلے حبشہ اور پھر مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی اور ۲۰ھ میں خالق حقیقی سے جا ملے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے والد حضرت ابواحمد رضی اللہ عنہ آپ کی ولادت پر آپ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے، رسول اللہ ﷺ نے آپ کا نام عبداللہ رکھا۔ (۲۶)

حضرت مریم بنت ابی مریم نُذَیر غسانی رضی اللہ عنہما

حضرت ابومریم رضی اللہ عنہ کا شمار شام میں سکونت اختیار کرنے والے صحابہ کرام میں ہوتا ہے، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بعض غزوات میں شریک رہے، خود بیان کرتے ہیں: میں نے ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے تیر چلایا تو آپ کو پسند آیا اور آپ نے میرے لئے دعا فرمائی۔

فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے پاس آکر کہا: یارسول اللہ! آج رات میرے ہاں بچی کی ولادت ہوئی ہے، حضور ﷺ نے فرمایا: آج رات مجھ پر سورۃ مریم نازل ہوئی ہے، سو آپ نے میری بیٹی کا نام مریم رکھ دیا اور میری کنیت ابومریم رکھی۔ (۲۷)

حضرت عبداللہ بن عثمان رضی اللہ عنہما

حضرت عبداللہ بن عثمان رضی اللہ عنہما بن عفان بن ابی العاص، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے

ہیں، رسول اللہ ﷺ کی صاحب زادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے لخت جگر ہیں، حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے ہم راہ پہلے حبش اور پھر مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام عبداللہ رکھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوعبداللہ تھی، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ چھ سال کے ہو کر فوت ہوئے، زبیر بن بکار کے بہ قول رسول اللہ ﷺ عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قبر میں داخل ہوئے تھے۔(۲۸)

حضرت محمد بن جد بن قیس انصاری رضی اللہ عنہ

حضرت محمد رضی اللہ عنہ بن جد بن قیس انصاری صحابی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام محمد رکھا، اسلام میں آپ پہلے انصاری ہیں جن کا نام محمد رکھا گیا۔(۲۹)

حضرت محمد بن نُبیط رضی اللہ عنہما

حضرت محمد بن نبیط رضی اللہ عنہما بن مالک بن عدی بن زید بن عدی انصاری بنونجار سے تعلق رکھتے ہیں، مشہور انصاری صحابی حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کی صاحب زادی فریعہ رضی اللہ عنہا کے صاحب زادے ہیں، حضرت نبیط رضی اللہ عنہ غزوہ اُحد میں شریک تھے۔

ابن القدح کے بہ قول حضرت محمد بن نبیط رضی اللہ عنہما کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا، آپ نے اسے گھٹی دی اور محمد نام رکھا۔(۳۰)

حضرت محمد بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہما

حضرت محمد رضی اللہ عنہ خطیب انصار اور خطیب رسول اللہ ﷺ حضرت ثابت بن قیس کے صاحب زادے ہیں۔ حضرت محمد رضی اللہ عنہ کی ولادت پر آپ کے والد حضرت ثابت رضی اللہ عنہ آپ کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے، آپ نے ان کا نام محمد رکھا اور عجوہ کھجور چبا کر اس کی گھٹی دی۔

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے محمد رضی اللہ عنہ کی والدہ کو طلاق دے دی تھی جب محمد رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی ان کی ماں جمیلہ بنت ابی نے قسم کھائی کہ وہ اسے اپنا دودھ نہیں پلائے گی، حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بچے کو کپڑے میں لپیٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے اور ماجرا سنایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے میرے قریب لاؤ، ثابت رضی اللہ عنہ نے بچے کو آپ کے قریب کر دیا تو آپ ﷺ نے اس کے منہ میں لعاب دہن ڈالا، اس کا نام محمد رکھا اور عجوہ کھجور کی گھٹی دی اور فرمایا: اسے لے جاؤ، اللہ تعالیٰ اس کا

رازق ہے۔ ۶۳ھ میں حرہ کے واقعے میں شہید ہوئے۔ (۳۱)

حضرت محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہما

حضرت محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہما بن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب قریشی تیمی، ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی بہن حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا کے صاحب زادے ہیں، آپ کے والد حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ عشرۂ مبشرہ صحابہ میں سے ہیں۔ جب آپ کی ولادت ہوئی آپ کے والد حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ آپ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے، تاکہ آپ بچے کو گھٹی دیں اور اس کا نام رکھیں، رسول اللہ ﷺ نے آپ کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کا نام محمد رکھا اور اپنی کنیت ابو القاسم مرحمت فرمائی۔ (۳۲)

حضرت محمد بن عمرو بن حزم انصاری رضی اللہ عنہما

حضرت محمد بن عمرو رضی اللہ عنہما بن حزم بن زید انصاری کا تعلق قبیلہ غسان سے تھا، خزرج کے بطن بنو ساعدہ کے حلیف تھے، ۱۰ھ میں نجران میں پیدا ہوئے، جہاں ان کے والد حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عامل تھے، رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ حکم دیا کہ بچے کا نام محمد اور اس کی کنیت ابو عبد المالک رکھیں۔

حضرت محمد بن عمرو رضی اللہ عنہما اور ان کے صاحب زادے ابو بکر رضی اللہ عنہ فاضل فقیہ تھے، ذی الحجہ ۶۳ھ میں یزید کے دورِ حکومت میں حرہ کے واقعے میں ترپین سال کی عمر میں شہید ہوئے۔ (۳۳)

حضرت مُسّرع بن یاسر جہنی رضی اللہ عنہما

حضرت مُسّرع بن یاسر رضی اللہ عنہما بن سوید جہنی کے والد حضرت یاسر رضی اللہ عنہ کو کسی سریہ میں بھیجا گیا، اسی دوران حضرت مُسّرع کی ولادت ہوئی، ان کی والدہ بچے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائیں اور عرض کی یا رسول اللہ! میرے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے اور اس کا والد لشکر کے ساتھ ہے، آپ اس کا نام رکھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کو لیا اس پر ہاتھ پھیرا اور دعا دی: اے اللہ! ان کے مردوں کو کثرت عطا فرما، ان کے گناہوں کو کم تر فرما، ان کو کسی کا محتاج نہ کر اور ان میں سے کسی کو تنگ دست نہ فرما، پھر ارشاد فرمایا: میں نے اس کا نام مُسّرع رکھا ہے، اس نے اسلام میں جلدی کی ہے (پیدائشی مسلمان ہے)۔ (۳۴)

حضرت ابو امامہ اسعد بن سہل انصاری رضی اللہ عنہما

حضرت ابو امامہ اسعد بن سہل رضی اللہ عنہما بن واہب بن عُکَیم بن ثعلبہ انصاری قبیلۂ اوس کی شاخ بنو

عوف بن مالک سے تعلق رکھتے ہیں، آپ کے والد حضرت سہل رضی اللہ عنہ تمام غزوات میں شریک رہے، غزوۂ اُحد میں ان حضرات میں شامل تھے جنہوں نے موت پر بیعت کی اور آخر تک ثابت قدم رہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو گھٹی دی، ان کا نام ان کے نانا حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے نام پر اسعد رکھا، ان کی کنیت بھی نانا کی کنیت پر رکھی اور انہیں برکت کی دعا دی۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ ۱۰۰ھ میں بانوے سال سے زیادہ عمر پا کر فوت ہوئے۔(۳۵)

حضرت عبدالملک بن نُبیط انصاری رضی اللہ عنہما

حضرت عبدالملک بن نبیط رضی اللہ عنہما بن جابر بن مالک انصاری نجاری صحابی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ان کی صاحب زادی فارعہ (فریعہ) کا نکاح حضرت نبیط بن جابر رضی اللہ عنہ سے کر دیا، ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا وہ اسے لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ! آپ اس کا نام رکھیں اور اس کے لئے برکت کی دعا فرمائیں، آپ نے اس کے لئے برکت کی دعا کی اور عبدالملک نام رکھا۔(۳۶)

حضرت عبداللہ بن مطیع رضی اللہ عنہما

حضرت عبداللہ بن مطیع رضی اللہ عنہما بن اسود بن حارثہ بن نضلہ بن عوف قریشی، عدوی، مدنی صحابی ہیں۔ طبرانی میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے والد نے خواب میں دیکھا کہ انہیں کھجوروں کی تھیلی دی گئی، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا خواب بیان کیا، آپ نے فرمایا: کیا تمہاری کوئی بیوی حاملہ ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں بنولیث سے تعلق رکھنے والی بیوی، حضور ﷺ نے فرمایا: عن قریب اس کے ہاں تمہارا بیٹا پیدا ہوگا، جب بچہ پیدا ہوا وہ اسے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لائے، آپ نے اسے کھجور کی گھٹی دی، اس کا نام عبداللہ رکھا اور اس کے لئے برکت کی دعا فرمائی۔(۳۷)

حضرت علی بن ابی رافع رضی اللہ عنہما

حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے عہد نبوی میں ولادت ہوئی، آپ نے آپ کا نام علی رکھا۔(۳۸)

حضرت عمران بن طلحہ رضی اللہ عنہما

حضرت عمران رضی اللہ عنہ مشہور صحابی، یکے از عشرۂ مبشرہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ التیمی رضی اللہ عنہ

کے صاحب زادے ہیں، اورام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی بہن حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا کے لخت جگر ہیں۔ حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دو بیٹوں کے نام موسیٰ اور عمران رکھے۔ جنگ جمل کے بعد عمران رضی اللہ عنہ بصرہ میں گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اپنے والد کی املاک کی بازیابی کے بارے میں گفتگو کی، حضرت علی نے حضرت طلحہ کی املاک ان کو لوٹا دیں۔ (۳۹)

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہما

ابو عیسیٰ حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ مشہور قدیم الاسلام صحابی حضرت طلحہ بن عبید اللہ التیمی القرشی رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں پیدا ہوئے، رسول اللہ ﷺ نے آپ کا نام موسیٰ رکھا۔ (۴۰)

حضرت یحییٰ بن خلاد رضی اللہ عنہما

حضرت یحییٰ رضی اللہ عنہ حضرت ابو یحییٰ خلّاد رضی اللہ عنہ بن رافع بن مالک بن عجلان زرقی، انصاری، خزرجی، بدری صحابی کے صاحب زادے ہیں اور بدری صحابی حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں۔

حضرت یحییٰ رضی اللہ عنہ کی عہد نبوی میں ولادت ہوئی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے، آپ نے کھجور چبا کر گھٹی دی اور فرمایا: میں اس کا وہ نام رکھوں گا جو حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے بعد کسی کا نہیں رکھا گیا، پھر آپ ﷺ نے ان کا نام یحییٰ رکھا۔ (۴۱)

حضرت محمد بن انس انصاری رضی اللہ عنہما

حضرت محمد بن انس بن فضالہ ظفری اوسی انصاری رضی اللہ عنہم صحابی ابن صحابی ہیں، آپ سے آپ کے صاحب زادے یونس بن محمد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ طیبہ تشریف آوری کے وقت میں دو ہفتے کا تھا، مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا، آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا، مجھے برکت کی دعا دی اور فرمایا: اس کا نام میرے نام پر رکھو اور اس کی کنیت میری کنیت پر نہ رکھنا۔

حضرت محمد بن انس رضی اللہ عنہما کے بڑھاپے میں تمام بال سفید ہو گئے لیکن سر کے وہ بال جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پھیرا تھا، ان کے وفات تک کالے رہے۔ (۴۲)

حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہما

حضرت ابو یعقوب یوسف رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن سلام بن حارث اسرائیلی کے صاحب زادے ہیں، حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ یہودیت سے اسلام کی طرف آئے، آپ حضرت یوسف بن یعقوب علیہما السلام کی نسل سے تھے۔ حضرت یوسف رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنی گود میں بٹھایا، میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرا نام محمد رکھا۔ (۴۴)

حضرت یوسف رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دورِ خلافت میں فوت ہوئے۔

حضرت عبداللہ بن خباب رضی اللہ عنہما

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ مشہور قدیم الاسلام صحابی ابو عبداللہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ بن ارت بن جندلہ بن سعد تمیمی کے صاحب زادے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام عبداللہ رکھا اور خباب رضی اللہ عنہ کو ابو عبداللہ کنیت عطا فرمائی۔ (۴۵)

حضرت حمزہ انصاری رضی اللہ عنہ

ایک انصاری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا: میرے ہاں بیٹے کی ولادت ہوئی، میں اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا: میں اس کا نام کیا رکھوں؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا نام میرے محبوب ترین شخص کے نام پر حمزہ رکھو۔ (۴۶)

حضرت محمد بن معمر رضی اللہ عنہ

حضرت محمد بن معمر انصاری، خزرجی صحابی ہیں، رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کے پوتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام محمد رکھا تھا۔ (۴۷)

حضرت محمد بن عمارہ رضی اللہ عنہ

حضرت محمد بن عمارہ بن حزم انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت محمد بن عمرو رضی اللہ عنہما کے چچا زاد بھائی ہیں، جب آپ کی ولادت ہوئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام محمد رکھا۔ (۴۸)

حضرت سعد بن ابی العادیہ رضی اللہ عنہما

حضرت سعد بن ابی العادیہ یسار رضی اللہ عنہما بن سبیع المزنی یا الجہنی کی ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کے عہد مبارک میں ہوئی، سعد رضی اللہ عنہ خود بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے میرے والد ابو العادیہ کو ایک نماز میں نہ دیکھا، جب وہ حاضر ہوئے تو آپ نے میرے والد سے غیر حاضری کا سبب دریافت فرمایا، انہوں نے کہا: میرے ہاں بیٹا ہوا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے اس کا نام رکھا ہے؟ وہ عرض گزار ہوئے: نہیں، پھر مجھے آپ کی خدمت میں لایا گیا، آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرا نام سعد رکھا۔ (۴۹)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما

حضرت عبداللہ بن زبیر بن عوّام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزی بن قصی القرشی الاسدی رضی اللہ عنہما، ۱ھ میں قباء میں پیدا ہوئے۔ ہجرت کے بعد مہاجر مسلمانوں میں سب سے پہلے آپ کی ولادت ہوئی، آپ کی والدہ حضرت اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما آپ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائیں، رسول اللہ ﷺ نے آپ کے نانا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نام پر آپ کا نام عبداللہ اور کنیت ابو بکر رکھی۔ کھجور چبا کر گھٹی دی اور برکت کی دعا دی۔

مدینہ طیبہ کے یہودیوں نے مشہور کر رکھا تھا کہ ہم نے مسلمانوں پر جادو کر دیا ہے، ان کے ہاں بچے نہیں ہوں گے جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی ولادت ہوئی مسلمان بہت خوش ہوئے اور انہوں نے اللہ اکبر کے نعرے لگائے۔ جمادی الاول ۷۳ھ میں مسجد حرام میں آپ شہادت سے سرفراز ہوئے۔ (۵۰)

حضرت محمد بن عباس انصاری رضی اللہ عنہما

حضرت محمد بن عباس رضی اللہ عنہما بن عبادہ بن نضلہ بن مالک بن عجلان کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج سے تھا، آپ کے والد حضرت عباس رضی اللہ عنہ ان چھ انصاریوں میں شامل ہیں جو اولین بیعت عقبہ میں شامل تھے، بعد میں آپ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ آگئے اور مکی مسلمانوں کے ہم راہ مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی، آپ واحد انصاری مہاجر صحابی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے صاحب زادے کا نام محمد رکھا۔ ابن شاہین کی روایت کے مطابق محمد رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے موقع پر لشکر اسلام میں شامل تھے۔ (۵۱)

جن صحابہ کے نام آپ نے تبدیل فرمائے

حضرت ابیض رضی اللہ عنہ / اسود

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے

اسود نام کے ایک صاحب تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام اسود سے بدل کر ابیض رکھا۔ آپ ان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں شامل ہیں جنہوں نے مصر میں سکونت اختیار کی تھی۔ (۵۲)

حضرت زرعہ رضی اللہ عنہ/ اصرم

حضرت اسامہ بن اخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قبیلہ بنو تمیم کے بطن شَقِرہ کا وفد حاضر ہوا، ان میں اصرم نام کے ایک لحیم شحیم صاحب بھی شامل تھے، وہ ایک حبشی غلام خرید کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! میں نے یہ غلام خریدا ہے، میری خواہش ہے آپ اس کا نام رکھیں اور اس کے لئے برکت کی دعا فرمائیں، آپ نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ کہا اصرم، فرمایا بلکہ تم زرعہ ہو، پھر آپ ﷺ نے پوچھا تم اس غلام سے کیا خدمت لینا چاہتے ہو؟ وہ بولے چرواہے کی، نبی ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: یہ عاصم ہے۔ (۵۳)

حضرت المقترب رضی اللہ عنہ/ اسود بن ربیعہ

ورقاء بن عبدالرحمٰن الحنظلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو ربیعہ بن مالک بن حنظلہ کے اسود بن ربیعہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے دریافت فرمایا کیسے آنا ہوا؟ عرض کیا میں اس لئے آیا ہوں کہ آپ کی صحبت میں رہ کر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کروں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام ''المقترب'' رکھ دیا۔ (۵۴)

حضرت بشیر الحارثی رضی اللہ عنہ/ اکبر الحارثی

حضرت ابوعصام بشیر الحارثی (یا الکعبی) رضی اللہ عنہ اپنی قوم بنو الحارث بن کعب کے نمائندہ بن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آپ کو اپنے قبیلے کے اسلام قبول کرنے کی اطلاع دیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مجھے خوش آمدید کہنے کے بعد میرا نام پوچھا، میں نے کہا میرا نام اکبر ہے، آپ نے ارشاد فرمایا: تم بشیر ہو۔ (۵۵)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ/ بریر

حضرت ابوہند عبداللہ بن عبداللہ بن رزین بن عمیث بن ربیعہ بن دَرّاع بن عدی۔ نبی کریم ﷺ نے آپ کا نام بریر یا بَر سے بدل کر عبداللہ رکھا۔ آپ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کے چچازاد بھائی ہیں (۵۶)

حضرت حبیب رضی اللہ عنہ/ بغیض بن جبیر

حضرت حبیب رضی اللہ عنہ بن حبیب بن مروان بن عامر بن ضباری تمیمی مازنی رضی اللہ عنہ بطور وفد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے ان کا نام دریافت فرمایا، انہوں نے بتایا بغیض، حضور ﷺ نے فرمایا: تم حبیب ہو، اس کے بعد ان کو حبیب کہا جاتا تھا۔ (۵۷)

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ/ جُعیل

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں غزوۂ خندق کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے خندق کی کھدائی لوگوں میں بانٹ دی، آپ ﷺ بھی ان کے ساتھ مصروف کار رہے، ان صحابہ کرام میں جعیل نامی ایک صاحب بھی تھے، رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام عمرو (رضی اللہ عنہ) رکھا۔ (۵۸)

حضرت بشیر بن الخصاصیہ رضی اللہ عنہ/ زحم

حضرت بشیر بن الخصاصیہ رضی اللہ عنہ کا تعلق بنو بکر بن وائل سے ہے، آپ کے نسب میں اختلاف ہے، بشیر رضی اللہ عنہ بن یزید بن معبد بن ضیاب بن سبع، یا بقول بعض بشیر رضی اللہ عنہ بن معبد بن شراحیل بن سبع اپنی دادی کی نسبت سے ابن الخصاصیہ کہلاتے ہیں۔

حضرت بشیر بن الخصاصیہ کہتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کا نام ''زحم'' تھا، رسول اللہ ﷺ نے ان کا بشیر رکھا، آپ کا تعلق ربیعہ کے مہاجر صحابہ کرام سے ہے۔ آپ بصرہ میں سکونت پذیر ہوئے۔ (۵۹)

حضرت عبدالجبار رضی اللہ عنہ/ جبار بن حارث

ابن مندہ اور ابونعیم اپنی سندوں سے از عبداللہ بن طلاسہ از طلاسہ از عبدالجبار بن الحارث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے دریافت فرمایا تمہارا نام کیا ہے؟ وہ بولے جبار بن الحارث، نبی ﷺ نے فرمایا بلکہ تم عبدالجبار ہو۔ (۶۰)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ/ عبدالحارث بن حکیم

صعب بن بلال الضبی اپنے والد سے اور وہ حضرت عبداللہ بن حکیم الضبی رضی اللہ عنہ سے روایت

کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ کہا: عبدالحارث، آپ نے فرمایا: تم عبداللہ ہو، رسول اللہ نے ان کا نام عبداللہ رکھا اور انہیں اپنی قوم کے صدقات کی وصولی پر عامل مقرر فرمایا۔ (۶۱)

حضرت مطعم بن حرام الخزاعی رضی اللہ عنہ/ حازم بن حرام

شبیب بن حازم اپنے والد حضرت حازم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے شکار کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، شکار نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا، آپ نے اسے قبول فرمایا اور مجھے عدنی عمامہ پہنایا اور میرا نام پوچھا، میں نے کہا: حازم، نبی ﷺ نے فرمایا: تم مطعم ہو۔ ابن مندہ نے آپ کا تعلق بنو جذام سے بتایا ہے جب کہ ابو عمر نے آپ کو خزاعی کہا ہے۔ (۶۲)

حضرت حسین بن عرفطہ رضی اللہ عنہ/ حُسیل بن عرفطہ

حضرت حسین رضی اللہ عنہ بن عُرفُطہ بن نضلہ بن الاشتر بن حجوان الاسدی، آپ کا تعلق قبیلہ خزیمہ سے ہے، دورِ جاہلیت میں آپ کا نام حسیل تھا، نبی کریم ﷺ نے آپ کا نام حسین رضی اللہ عنہ رکھا۔ (۶۳)

حضرت حفص بن السائب رضی اللہ عنہ

آپ کے صاحب زادے ہارون روایت کرتے ہیں کہ میرے والد حضرت حفص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام حفص رکھا تھا۔ (۶۴)

حضرت اشج رضی اللہ عنہ/ منذر بن عائذ

حضرت اشج رضی اللہ عنہ بن عائذ بن منذر بن حارث بن نعمان بن زیاد بن عصر العصری العبدی، آپ کا تعلق قبیلۂ عبدالقیس سے تھا، اشج کے نام سے معروف ہیں، آپ عبدالقیس کے سردار تھے۔ حضرت حوثرۃ العصری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم وفد عبدالقیس منذر کے ساتھ مدینہ طیبہ حاضر ہوئے، منذر اور میں ساتھ تھے، منذر اپنی سواری سے اترے، نیا لباس زیب تن کیا، ہم فوراً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے اردگرد بیٹھ گئے، جب منذر رضی اللہ عنہ آئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے مصافحہ کیا اور ان سے نام پوچھا، وہ بولے منذر، آپ نے فرمایا: تم اشج ہو، اور فرمایا: تمہارے اندر دو ایسی خصلتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں، حلم اور بُردباری۔ (۶۵)

حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ/ عبد شر

حضرت حوشب بن طخنہ حمیری یمنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو فتح و کامیابی سے نواز دیا تو مجھے چالیس سواروں کے ساتھ عبد شر کی ہم راہی میں مدینہ منورہ بھیجا گیا، ہم مدینہ طیبہ پہنچے، عبد شر نے کہا: محمد کون سے ہیں؟ پھر کہا آپ جو پیغام لائے ہیں اگر وہ حق ہے تو ہم اس کی اتباع کریں گے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو، خون ریزی نہ کرو، نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو، عبد شر بولا: یہ اچھی چیزیں ہیں، پھر وہ مسلمان ہو گئے۔ آپ نے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ کہا: عبد شر، آپ نے فرمایا: تم عبد خیر ہو، اور آپ نے ان کے قبیلے کے سردار حوشب کے خط کا جواب عبد خیر رضی اللہ عنہ کے حوالے کیا، رسول اللہ ﷺ کا خط پا کر حوشب رضی اللہ عنہ بھی مسلمان ہو گئے۔ (۶۶)

حضرت خُنَیس بن ابی السائب رضی اللہ عنہ

حضرت حمیس رضی اللہ عنہ بن ابی السائب بن عبادہ بن مالک بن اصلع انصاری اوسی صحابی ہیں، بیعتِ رضوان اور بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے، عراق کے فاتح لشکر میں شامل تھے، بہترین شہ سوار تھے، رسول اللہ ﷺ نے آپ کا نام خُنَیس (رضی اللہ عنہ) رکھا۔ (۶۷)

حضرت ذؤیب رضی اللہ عنہ/ الکلاح

حضرت ذؤیب رضی اللہ عنہ بن شُعثم/ شَعْش ابن قرط بن خباب بن الحارث تمیمی العنبری صحابی ہیں، آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بعض غزوات میں شرکت کی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے تو آپ نے ان کا نام پوچھا: انہوں نے عرض کیا: الکلاح، نبی ﷺ نے فرمایا: تمہارا نام ''ذؤیب'' ہے، ان کے لمبے لمبے گیسو تھے۔ (۶۸)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ/ ذویب بن کلیب الخولانی

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ یمن کے اولین مسلمان ہیں، رسول اللہ ﷺ نے آپ کا نام ذؤیب سے بدل کر عبداللہ رضی اللہ عنہ رکھا۔

جھوٹے مدعی نبوت اسود عنسی نے صنعاء پہ قبضہ کرنے کے بعد آپ کو آگ میں ڈال دیا تھا کیونکہ آپ نے نبی کریم ﷺ کی نبوت کی تصدیق کی تھی، مگر حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کی طرح آگ نے آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا، نبی کریم ﷺ نے خود یہ بات صحابہ سے بیان فرمائی، یہ سن کر حضرت عمر رضی

اللہ عنہ نے کہا: حمد ہے اس اللہ کی جس نے ہماری امت میں ابراہیم خلیل علیہ السلام جیسا شخص بنایا۔(۶۹)

حضرت راشد بن حفص رضی اللہ عنہ/ ظالم بن حفص الھذلی

حضرت ابو اثیلہ راشد بن حفص رضی اللہ عنہ یا بقول بعض ابن عبد ربہ السلمی دورِ جاہلیت میں مکہ مکرمہ اور بدر کے درمیان المعلاۃ میں بنو سلیم کے بت سواع کے نگہ بان تھے، ظالم یا غاوی نام تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام راشد رکھا۔(۷۰)

حضرت راشد بن شہاب رضی اللہ عنہ/ قرضاب/ قرصاف

حضرت راشد رضی اللہ عنہ بن شہاب بن عمرو، آپ کا تعلق بنو غیلان سے ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ کا نام قرضاب یا قرصاف تھا، آپ نے ان کا نام راشد رکھا۔(۷۱)

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ/ ربیع بن قارب العبسی

آپ کے صاحب زادے عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ میرے والد حضرت ربیع رضی اللہ عنہ بن قارب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے انہیں چادر پہنائی، اونٹنی پر سوار کیا، (سواری کے لئے اونٹنی مرحمت فرمائی) اور ان کا نام عبدالرحمٰن رکھا۔(۷۲)

حضرت رَشدان الجھنی رضی اللہ عنہ/ غَیّان الجھنی

وہب بن عمرو بن سعد بن وہب الجھنی بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے اپنے دادا سے روایت کی کہ دورِ جاہلیت میں ان کو غیّان کہا جاتا تھا، جب وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ کہا: غیّان، رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام رشدان رکھا، اور آپ نے دریافت فرمایا: تمہارے اہل وعیال کہاں رہتے ہیں؟ کہا: وادی غوی میں، آپ نے فرمایا وہ رَشاد میں رہتے ہیں۔ وہ شہر آج تک رشاد کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔(۷۳)

حضرت زید الخیر الطائی رضی اللہ عنہ/ زید الخیل

حضرت ابو مکنف زید الخیر رضی اللہ عنہ بن مہلہل بن زید بن مُنہب بن عبد رُضا الطائی المعروف بہ زید الخیل ۹ھ میں بنو طے کا وفد لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا، رسول اللہ ﷺ نے آپ کا نام زید الخیل سے بدل کر زید الخیر رکھا۔

حضرت زید الخیر نہایت بہادر، سخی، مشہور شہ سوار، حسین وجمیل، دراز قامت، شاعر اور خطیب تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کے آخر میں یا ۹ھ میں وطن واپسی کے سفر میں فوت ہوئے۔ (۷۴)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ/عبدالعزیٰ

حضرت ابی سبرہ یزید رضی اللہ عنہ بن مالک بن عبداللہ خود اور ان کے دو بیٹے سبرہ اور عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہم تینوں شرف صحابیت رکھتے ہیں۔ حضرت ابوسبرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت فرمایا: تمہارے بیٹے کون کون سے ہیں؟ وہ عرض گزار ہوئے حارث، سبرہ اور عبدالعزیٰ، رسول اللہ ﷺ نے عبدالعزیٰ کا نام بدل کر عبدالرحمٰن رکھا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوسبرہ اور ان کے بیٹوں کے لئے دعا فرمائی۔ (۷۵)

حضرت ابومجاہد سراج تمیمی رضی اللہ عنہ/فتح الیمنی

آپ کے پوتے علی بن مجاہد بن سراج رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ ان کا (ان کے دادا کا) نام فتح تھا، انہوں نے بیان کیا ہم حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ کے پانچ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم شراب کی تجارت کرتے تھے، جب شراب کی حرمت نازل ہوئی، حضرت تمیم رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم دیا، میں نے شراب کے مشکیزے پھاڑ دیئے، رسول اللہ ﷺ نے حضرت تمیم رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ غلام میرے ہاتھ فروخت کردو تاکہ میں ان کو آزاد کردوں، حضرت تمیم رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے ان کو آزاد کردیا ہے۔

حضرت سراج کہتے ہیں پہلے مسجد نبوی میں کھجور کے پتے جلا کر روشنی کی جاتی تھی، ہم قندیلیں، زیتون اور رسیاں لے کر آئے اور مسجد کو قندیلوں سے روشن کردیا، رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: ہماری مسجد کو کس نے روشن کیا ہے، حضرت تمیم رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے اس غلام نے، آپ نے پوچھا اس کا نام کیا ہے؟ کہا: فتح، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلکہ اس کا نام سراج (چراغ) ہے۔ آپ نے میرا نام سراج رکھا۔ (۷۶)

حضرت سعید بن یربوع رضی اللہ عنہ/صُرم یا اصرم

حضرت ابوھود سعید رضی اللہ عنہ بن یربوع بن عنکشہ بن عامر بن مخزوم قریشی مخزومی صحابی ہیں، آپ نے فتح مکہ سے قبل یا فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا۔ آپ کا نام صُرم تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام سعید رکھا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ کے دورِ خلافت میں ۵۴ھ میں مدینہ طیبہ میں آپ کا انتقال

ہوا، اس وقت آپ کی عمر ایک سو بیس یا ایک سو چوبیس سال تھی۔(۷۷)

حضرت سُلَیم بن سعید الجُشمی رضی اللہ عنہما/ اُنسیۃ

حضرت سلیم بن سعید الجُشمی رضی اللہ عنہما صحابی ابن صحابی ہیں، آپ کے صاحب زادے ابو حبیب عطیہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، میں نے اپنے والد کو یہ فرماتے سنا کہ میں اپنے والد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے عرض کیا میرا نام اُنسیۃ ہے، آپ نے فرمایا بلکہ تم سلیم ہو۔(۷۸)

حضرت سلیمان بن صُرَد رضی اللہ عنہ/ یسار خزاعی

حضرت ابو المُطَرِّف سلیمان رضی اللہ عنہ بن صُرَد بن جَون بن ابی الجَون منقذ بن ربیعہ بن اصرم الخزاعی۔ قبل از اسلام آپ کا نام یسار تھا، رسول اللہ ﷺ نے آپ کا نام سلیمان رکھا۔ نہایت عبادت گزار اور فاضل انسان تھے، اپنی قوم کے صاحبِ شرف لوگوں میں شمار ہوتے تھے، ان مسلمانوں میں شامل تھے جو شروع شروع میں کوفہ میں آباد ہوئے۔(۷۹)

حضرت عبد اللہ الجنی رضی اللہ عنہ/ سَمُہج الجنی

عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ابتدائے اسلام میں ہم مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، ہم نے مکہ کے ایک پہاڑ سے ایک ایسی غیبی آواز سنی جو مشرکوں کو مسلمانوں کے خلاف برانگیختہ کررہی تھی، نبی ﷺ نے فرمایا یہ شیطان ہے اور جس شیطان نے کسی نبی علیہ السلام کے خلاف ایسا اعلان کیا ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے ہلاک کردیا، بعد ازاں آپ نے ہم سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسے ایک طاقت ور جن کے ذریعہ ہلاک کردیا جس کا نام سَمُحج (یا سمھج) ہے، میں نے اس کا نام عبد اللہ رکھ دیا ہے۔

امام طبرانی نے میں منوس یا منوسہ نامی ایک ایسی خاتون کا ذکر کیا ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے والے جن کو دیکھا اور اس سے سورۂ یٰسٓ کی فضیلت میں وارد حدیث روایت کی۔(۸۰)

حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ/ حزن بن سعد

حضرت ابو العباس سہل رضی اللہ عنہ بن سعد مشہور انصاری خزرجی صحابی ہیں، آپ کا نام حزن تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کر سہل رکھا۔ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے وقت آپ کی عمر پندرہ سال

تھی، آپ نے طویل عمر پائی اور ۸۸ھ یا ۹۱ھ میں چھیانوے یا سو سال کے قریب عمر پا کر فوت ہوئے۔ (۸۱)

حضرت عبدالرحمٰن بن مالک رضی اللہ عنہ/ سواد بن مالک

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن مالک بن سواد، ابن الکلبی کے بہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام سواد سے بدل کر عبدالرحمٰن رکھا۔ (۸۲)

حضرت مسلم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ/ شہاب بن خرفہ

عبداللہ بن الولید العبسی از یزید بن شہاب بن خرفہ از والد خود روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے کہا: شہاب بن خرفہ، آپ نے ان کا اور ان کے والد کا نام تبدیل کر دیا اور ارشاد فرمایا: تم مسلم بن عبداللہ ہو۔ (۸۳)

حضرت ہشام رضی اللہ عنہ/ شہاب

ابونعیم نے قتادہ از زرارہ از سعد بن ہشام از ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شہاب نام کے ایک شخص کا تذکرہ کیا گیا، رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: تم ہشام ہو۔ حضرت ہشام راوی سعد کے والد ہیں۔ (۸۴)

حضرت صالح بن النَّحام رضی اللہ عنہ/ نعیم بن النحام

یزید بن حبیب اپنی سند سے روایت کرتے ہیں کہ نعیم بن النحام کا نام نبی ﷺ نے بدل کر صالح بن النحام رکھا تھا۔ رضی اللہ عنہ (۸۵)

حضرت عبدالرحمٰن/ عبداللہ/ عبدالعزیٰ، عبدنُہم بن صفوان رضی اللہ عنہم

حضرت صفوان بن قدامہ التمیمی رضی اللہ عنہ کا تعلق بنو امرأالقیس بن زید مناۃ بن تمیم سے ہے۔ آپ کے صاحب زادے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے والد نے نبی کریم ﷺ کے پاس مدینہ طیبہ ہجرت کی اسلام پر بیعت کی، آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا، صفوان نے آپ کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ پھیر کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ سے محبت کرتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔ آپ اپنے دو بیٹوں عبدالعزیٰ اور عبدنُہم (یا عبدتمیم) کے ساتھ مدینہ طیبہ آئے، نبی کریم ﷺ نے آپ کے دونوں بیٹوں کا نام بالترتیب عبدالرحمٰن اور عبداللہ رضی اللہ عنہما رکھا۔ (۸۶)

حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ (البراء) الداری رضی اللہ عنہ/ الطیب بن عبداللہ (یا البراء)

ابن ابی حاتم کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تبوک سے واپسی پر داریوں کا چھ رکنی وفد حاضر خدمت ہوا، وفد کے ایک رکن حضرت ابو ہند بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم چھ لوگ تمیم بن اوس، نعیم بن اوس، یزید بن قیس، رفاعہ بن النعمان، صاحب حدیث ابو ہند بن عبداللہ اور میرا ماں شریک بھائی طیب بن عبداللہ رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم نے اسلام قبول کیا اور شام کی سرزمین میں جاگیر عطا فرمانے کا سوال کیا، آپ نے ہمیں جاگیر کا وثیقہ لکھ دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بھائی کا نام طیب سے بدل کر عبدالرحمٰن رکھ دیا۔ (۸۷)

حضرت مطیع بن عامر رضی اللہ عنہ/ العاص بن عامر

حضرت مطیع رضی اللہ عنہ بن عامر بن عوف بن کعب، ذی اللحیہ کلابی کے بھائی ہیں، مسند بقی بن مخلد میں آپ سے مروی ایک حدیث میں منقول ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے ان سے نام دریافت فرمایا بولے عاصی (یا عاص) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مطیع ہو۔ (۸۸)

حضرت عاقل بن البکیر رضی اللہ عنہ/ غافل بن البکیر

حضرت عاقل رضی اللہ عنہ بن البکیر بن عبد یالیل کنانی، دار ارقم میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے صحابی ہیں۔ آپ کا نام غافل تھا جب اسلام قبول کیا تو رسول اللہ ﷺ نے آپ کا نام عاقل رکھا۔ (۸۹)

حضرت عبداللہ بن اصرم رضی اللہ عنہ/ عبدعوف بن اصرم

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن اصرم بن عمرو بن شعیثہ بن حزم بن زویبہ ہلالی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے پوچھا: تم کون ہو؟ کہا: عبدعوف، آپ ﷺ نے فرمایا: تم عبداللہ ہو، پھر وہ مسلمان ہو گئے۔ (۹۰)

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ/ عبد شمس

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن حارث بن عبدالمطلب، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی ہیں، فتح مکہ سے قبل ہجرت کر کے مدینہ طیبہ آ گئے، آپ کا نام عبد شمس تھا، رسول اللہ ﷺ نے بدل کر عبد

اللہ نام رکھا، نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک غزوے میں شریک ہوئے۔(۹۱)

حضرت عبداللہ بن بدر رضی اللہ عنہ/عبدالعزیٰ بن بدر

حضرت ابوبعجہ عبداللہ رضی اللہ عنہ بن بدر جُہنی مدنی صحابی ہیں، علی بن عبداللہ بن بعجہ جُہنی بیان کرتے ہیں جب نبی کریم ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے، عبدالعزیٰ بن بدر اور ان کے ماں شریک بھائی اور چچازاد ابوسروعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، نبی کریم ﷺ نے ان سے ان کا نام پوچھا، انہوں نے کہا: عبدالعزیٰ، آپ نے فرمایا: تم عبداللہ ہو، پھر دریافت فرمایا: کس قبیلے سے تعلق ہے؟ کہا: بنو غیان سے، فرمایا: بلکہ تم بنورَشدان ہو، ان کی وادی کا نام غوی تھا، آپ نے وادی کا نام راشد رکھ دیا۔(۹۲)

حضرت عبداللہ بن حکیم الضّبی رضی اللہ عنہ/عبدالحارث بن حکیم

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن حکیم الضّبی بیان کرتے ہیں میں اپنی قوم کا قاصد بن کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے کہا: عبدالحارث بن حکیم۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم عبداللہ ہو، اور آپ کو اپنی قوم ضبّہ سے صدقات کی وصولی پر عامل مقرر فرمایا۔(۹۳)

حضرت عبداللہ بن زید الضّبی رضی اللہ عنہ/عبدالحارث بن زید

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن زید بن صفوان بن صُباح بن طریف الضّبی، اپنی قوم کے نمائندہ بن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں آئے، اپنا تعارف کرایا، نبی کریم ﷺ نے ان کو اسلام کی دعوت دی، وہ مسلمان ہو گئے، آپ نے فرمایا: تم عبداللہ ہو عبدالحارث نہیں ہو، وہ عرض گزار ہوئے، رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا اور نیکی کی، پھر واپس چلے گئے اور ہجرت نہیں کی۔(۹۴)

حضرت عبداللہ بن دیّان رضی اللہ عنہ/عبدالحجر بن دیّان

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن یزید (دیّان) بن قطن بن زیاد بن حارث بن مالک بن ربیعہ بن کعب حارثی، بنو حارث بن کعب کے وفد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، رسول اللہ نے نام پوچھا، بولے عبدالحجر، آپ نے فرمایا بلکہ تم عبداللہ ہو۔(۹۵)

حضرت عبداللہ ذوالبجادین رضی اللہ عنہ/عبدالعزیٰ بن عبدنہم

حضرت عبداللہ ذوالبجادین رضی اللہ عنہ، آپ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے چچا

ہیں۔ بچپن میں یتیم ہو گئے، چچا نے کفالت کی، اسلام قبول کرنے پر چچا نے گھر سے نکال دیا اور سب کچھ چھین لیا، تن کے کپڑے بھی اتروالئے، ماں کے پاس آئے اس نے سخت کھردرے کمبل کے دو ٹکڑے تن پوشی کے لئے دے دیئے، اسی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ طیبہ میں حاضر ہوئے، آپ نے ان کو دیکھ کر فرمایا: تم کون ہو؟ کہا: عبدالعزیٰ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم عبداللہ ذو البجادین (کمبل کے دو ٹکڑوں والے) ہو، میرے حجرے کے دروازے کو لازم پکڑ لو اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی چوکھٹ کو کبھی نہ چھوڑا۔ (۹۶)

حضرت عبداللہ بن سعید رضی اللہ عنہ/حکم بن سعید بن عاصی

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن سعید بن عاصی قریشی مہاجر صحابی ہیں۔ جاہلیت میں آپ کا نام حکم تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام دریافت فرمایا، انہوں نے عرض کیا: حکم، آپ نے فرمایا: تم عبداللہ ہو۔ دورِ جاہلیت کے ان لوگوں میں شامل تھے جو بہت اچھا لکھنا پڑھنا جانتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے آپ سے فرمایا: اہل مدینہ کو لکھنا سکھاؤ۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ (۹۷)

حضرت عبداللہ بن شہاب الزہری رضی اللہ عنہ/عبدالجان بن شہاب

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن شہاب بن عبداللہ بن حارث بن زُہرہ بن کلاب بن مرہ قریشی، زہری صحابی ہیں، مہاجرین حبشہ میں سے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت سے پہلے مکہ مکرمہ میں انتقال فرمایا۔ آپ کا نام عبدالجان تھا، رسول اللہ ﷺ نے آپ کا نام عبداللہ رکھا۔ (۹۸)

حضرت عبداللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ/بَحیر بن ابی ربیعہ

حضرت ابوعبدالرحمٰن عبداللہ رضی اللہ عنہ بن ابی ربیعہ قریشی صحابی ہیں، مشہور شاعر عمر بن عبداللہ آپ کے صاحب زادے ہیں۔ دورِ جاہلیت میں آپ کا نام بجیر تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام بدل کر عبداللہ رکھا۔ (۹۹)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ/حصین بن سلام

حضرت ابویوسف عبداللہ رضی اللہ عنہ بن سلام بن حارث اسرائیلی انصاری صحابی ہیں، آپ کا تعلق یہود کے قبیلہ بنوقینقاع سے تھا، خزرج کے بطن القوافل کے حلیف تھے۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے آپ کا نام حُصین تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام عبداللہ رکھا۔ (۱۰۰)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ/ حباب بن عبداللہ بن ابی انصاری

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عبداللہ بن ابی انصاری خزرجی صحابی ہیں، آپ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی سلول کے بیٹے ہیں۔ آپ کا نام حباب تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام عبداللہ رکھا۔ جنگ یمامہ میں مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑتے ہوئے درجۂ شہادت پر فائز ہوئے۔(۱۰۱)

حضرت بکر بن جبلہ رضی اللہ عنہ/ عبدعمرو

حضرت بکر رضی اللہ عنہ بن جبلہ بن وائل بن قیس بن بکر بن عامر الکلبی کا نام عبدعمرو تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام بکر رکھا۔(۱۰۲)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ/ عبدالعزی بن عمرو الھانی

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، نبی کریم ﷺ نے ان سے نام پوچھا، کہا: عبدالعزی، آپ نے فرمایا: تم عبداللہ ہو۔(۱۰۳)

حضرت عبداللہ بن عمرو یشکری رضی اللہ عنہ/ اعرس بن عمرو

حضرت ابوسنان الحنفی بیان کرتے ہیں سب سے پہلے جس قبیلہ نے اپنی زکوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کی وہ بنو یشکر کا قبیلہ تھا، اعراس بن عمرو یشکری رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ کہا: اعرس بن عمرو، حضور ﷺ نے فرمایا: نہیں تم عبداللہ ہو۔(۱۰۴)

حضرت عبداللہ بن ابی عوف رضی اللہ عنہ/ عبدشمس البجلی

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عوف بن عویف بن مالک بن کیسان بن ثعلبہ بن عمرو ابن یشکر البجلی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قاصد بن کر آئے، آپ نے ان کا نام دریافت فرمایا، بولے عبدشمس، نبی اکرم ﷺ نے آپ کا نام عبداللہ رکھا۔(۱۰۵)

حضرت عبداللہ العدوی رضی اللہ عنہ/ سائب

آپ کا نام سائب تھا، رسول اللہ ﷺ نے آپ کا نام عبداللہ رکھا، بنو عدی قبیلے سے تعلق تھا۔(۱۰۶)

حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ/ شیطان بن قرط

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن قرط ازدی ان کا دورِ جاہلیت میں شیطان نام تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام بدل کر عبداللہ رکھا، حضرت عبداللہ اور آپ کے بھائی عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما دونوں صحابی ہیں۔(۱۰۷)

حضرت عبداللہ بن قنیع رضی اللہ عنہ/ عمرو بن قنیع

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن قُنیع بن اَھُبان، آپ کا نام عمرو تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام عبداللہ رکھا۔ غزوۂ حنین میں شکست کے بعد کفار کے لشکر کا جو حصہ مقام نخلہ کی طرف فرار ہوا تھا ان میں مشہور بہادر اور ماہر جنگ سردار دُرید بن صُمّہ بھی تھا، اسے حضرت عبداللہ بن قنیع نے تعاقب کر کے ہلاک کیا۔(۱۰۸)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ/ نُعَمی

ابو اسحاق کی روایت میں ہے کہ نُعَمی نام کے ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے، آپ نے اس کا نام عبداللہ رکھا۔ اسے ابونعیم اور ابن مندہ نے نقل کیا ہے۔(۱۰۹)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ/ نُعَم

ابو اسحاق نے براء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے دریافت فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے کہا: نُعَم، آپ نے فرمایا: تم عبداللہ ہو۔(۱۱۰)

حضرت عبداللہ بن ہیثم رضی اللہ عنہ/ عبداللّات تمیمی

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن ہیثم بن عبداللہ بن حارث بن سیدان بن مرہ بن سفیان بن مُجاشع بن دارم، بنو تمیم سے تعلق تھا۔ آپ کا نام عبداللّات تھا، نبی اکرم ﷺ نے آپ کا نام عبداللہ رکھا۔(۱۱۱)

حضرت ابو عامر عبید اشعری رضی اللہ عنہ/ سُلَیم بن حضار

حضرت ابو عامر عبید بن وہب الاشعری رضی اللہ عنہ کا شمار کبار صحابہ کرام میں ہوتا ہے۔ ۸ھ میں جنگ اوطاس میں شہید ہوئے، انہوں نے شہادت کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام بھیجا اور آپ سے دعا کی درخواست کی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے مغفرت کی دعا کی اور ان کا نام عبید رکھا۔(۱۱۲)

حضرت عبداللہ بن ولید رضی اللہ عنہما / ولید بن ولید

حضرت عبداللہ بن ولید رضی اللہ عنہما بن ولید قریشی مخزومی صحابی ابن صحابی ہیں، آپ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں، ان کے والد حضرت ولید حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے بڑے تھے اور انہوں نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام قبول کیا۔ حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ولید بن ولید بن ولید بن مغیرہ لڑکپن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ نے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ کہا: ولید بن ولید بن ولید بن مغیرہ، آپ نے فرمایا: بنو مخزوم تو لگتا ہے کہ ولید کو رب بنانا چاہتے ہیں لیکن تمہارا نام عبداللہ ہے۔ (۱۱۳)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی سبرہ رضی اللہ عنہما / عزیز بن ابی سبرہ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی سبرہ یزید رضی اللہ عنہما بن مالک بن عبداللہ بن سلمہ بن عمرو جعفی، صحابی ابن صحابی ہیں، آپ کے صاحب زادے خیثمہ بیان کرتے ہیں میرے والد حضرت عبدالرحمٰن میرے دادا کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں گئے، آپ نے میرے دادا سے پوچھا: تمہارے اس بیٹے کا نام کیا ہے؟ انہوں نے کہا: عزیز، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کا نام عزیز نہ رکھو اس کا نام عبدالرحمٰن رکھو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ نام عبداللہ، عبدالرحمٰن اور حارث ہیں۔ بعض روایات میں آپ کا پہلا نام جبار یا عبدالعزیٰ بھی آیا ہے۔ (۱۱۴)

حضرت عبدالجبار بن حارث رضی اللہ عنہ / جبار بن حارث

حضرت ابو عبید عبدالجبار رضی اللہ عنہ بن حارث حَدَسی، بنو لخم قبیلہ کے ایک بطن سے تعلق ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں سرزمین فارس کے علاقے سَرَاۃ سے بہ طور قاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا، میں نے اہل عرب کے سلام کے مطابق آپ کو سلام کیا: صبح بخیر، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے محمد (ﷺ) اور اس کی امت کو الگ سلام عطا فرمایا ہے، میں نے عرض کیا: السلام علیک یا رسول اللہ، رسول اللہ ﷺ نے میرے سلام کا جواب مرحمت فرمایا اور پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے کہا: جبار بن حارث، آپ نے ارشاد فرمایا: تم عبدالجبار ہو، میں نے اسلام قبول کیا اور آپ کی بیعت کی۔ (۱۱۵)

حضرت ابو راشد عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ / ابو مُغویہ عبدالعزیٰ

حضرت ابو راشد عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عبد (یا عبید) ازدی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اپنی قوم کے سو افراد کا وفد لے کر حاضر ہوئے۔

وہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا جاہلیت کے طریقے کے مطابق سلام کیا، آپ نے فرمایا: یہ اہل ایمان کا سلام نہیں، میں نے عرض کیا تو پھر کس طرح سلام کروں؟ آپ نے فرمایا: جب تم اہل ایمان کے ہاں آؤ تو کہو: السلام علیکم ورحمۃ اللہ، میں نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ، آپ نے فرمایا: وعلیک السلام ورحمۃ اللہ، پھر آپ نے میرا نام دریافت فرمایا، میں نے کہا: ابومعاویہ (یا ابومغویہ) عبداللات والعزی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ تم ابوراشد عبدالرحمٰن ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے میری عزت افزائی فرمائی مجھے بٹھایا، مجھے اپنی چادر عطا فرمائی اور اپنا عصا مرحمت فرمایا، پھر میں نے اسلام قبول کرلیا۔ (۱۱۶)

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ/ عبدالکعبہ بن سمرہ

حضرت ابوسعید عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن سَمُرہ بن حبیب بن عبدشمس بن عبدمناف بن قصی قریشی صحابی ہیں، فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے، غزوۂ (حنین اور) تبوک میں شریک تھے، آپ کا نام عبدالکعبہ یا عبدکلال تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام عبدالرحمٰن رکھا۔ (۱۱۷)

حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ رضی اللہ عنہ/ عبدالعزیٰ بن عبداللہ انصاری

حضرت ابوعقیل عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عبداللہ بن ثعلبہ انصاری صحابی ہیں، آپ کا نام عبدالعزیٰ تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام تبدیل کر کے عبدالرحمٰن رکھا۔ (۱۱۸)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوّام رضی اللہ عنہ/ عبدالکعبہ بن عوام

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عوام بن خویلد بن اسد، ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے اور حضرت زبیر بن عوّام کے بڑے بھائی ہیں۔ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے، دورِ جاہلیت میں آپ کا نام عبدالکعبہ تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام عبدالرحمٰن رکھا۔ (۱۱۹)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما/ عبدالکعبہ

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے بیٹے ہیں، آپ کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ کے والدین (حضرت ابوبکر، حضرت ام رومان رضی اللہ عنہما) آپ کے دادا اور آپ کا بیٹا ابوعتیق محمد رضی اللہ عنہم چار نسلیں درجۂ صحابیت پر فائز ہیں۔ آپ کا نام عبدالکعبہ تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام بدل کر عبدالرحمٰن رکھا۔ (۱۲۰)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ/عبدعمرو/عبدالکعبہ بن عوف

حضرت ابومحمد عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عوف بن عبدعوف۔ واقعۂ فیل کے دس سال بعد پیدا ہوئے، ان آٹھ صحابہ کرام میں سے ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ آپ کا نام عبدعمرو یا عبدالکعبہ تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام عبدالرحمٰن رکھا۔ آپ کا ۳۱ھ یا ۳۲ھ میں بہتر سال کی عمر میں مدینہ طیبہ میں انتقال ہوا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بقیع میں مدفون ہوئے۔ (۱۲۱)

حضرت عبدالرحمٰن بن عیسیٰ ثقفی رضی اللہ عنہ/ عارم بن عیسیٰ

حضرت عبدالرحمٰن بن عیسیٰ رضی اللہ عنہما بن عقیل (معقل) کا تعلق قبیلہ بنوثقیف سے ہے، آپ کے والد بیان کرتے ہیں: میں اپنے عارم نام کے بیٹے کے ہمراہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، رسول اللہ ﷺ نے میرے بیٹے کا نام بدل کر عبدالرحمٰن رکھا۔ (۱۲۲)

حضرت عبدالرحمٰن بن مالک داری رضی اللہ عنہ/عروہ بن مالک

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن مالک، آپ کا تعلق حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کی قوم سے ہے، آپ کا نام عروہ تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام عبدالرحمٰن رکھا۔ ان داریوں میں سے ہیں جن کے لئے رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے اموال سے کچھ دینے کی وصیت فرمائی تھی۔ (۱۲۳)

حضرت عبدالعزیز بن بدر رضی اللہ عنہ/عبدالعزی بن بدر

حضرت عبدالعزیز رضی اللہ عنہ بن بدر بن زید بن معاویہ بن خشان بن سعد ربعی قضاعی صحابی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی قوم کے قاصد بن کر آئے، آپ نے فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ بولے: عبدالعزیٰ، رسول اللہ ﷺ نے آپ کا نام بدل کر عبدالعزیز رکھ دیا۔ (۱۲۴)

حضرت عبدالعزیز بن سخبر رضی اللہ عنہ/عبدالعزیٰ بن سخبر

حضرت عبدالعزیز رضی اللہ عنہ بن سخبر بن جبیر بن منبہ بن سعد بن عبداللہ بن مالک الغافقی ان صحابہ کرام میں شامل ہیں جنہوں نے مصر میں سکونت اختیار کی تھی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور قاصد حاضر ہوئے، آپ کا نام عبدالعزیٰ تھا، رسول اللہ ﷺ نے آپ کا نام عبدالعزیز رکھا۔ (۱۲۵)

حضرت عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ/ عَتَلہ/ نُشبہ بن عبد السلمی

حضرت ابوالولید عتبہ رضی اللہ عنہ بن عبد السلمی بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا میں اس وقت نوعمر تھا، آپ نے فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: عَتَلہ، آپ نے فرمایا: بلکہ تم عتبہ ہو۔ ایک دوسری روایت میں ہے جب میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تو آپ نے میرا نام پوچھا: میں نے کہا: نُشبہ، آپ کا معمول تھا جب آپ کے پاس کوئی ایسا شخص آتا جس کا نام آپ کو ناپسند ہوتا آپ اس کا نام تبدیل کر دیتے تھے، آپ نے میرا نام عتبہ رکھ دیا۔ ۱۷ھ یا ۲۷ھ میں چورانوے سال کی عمر میں وفات پائی۔ (۱۲۶)

حضرت عصمہ بن قیس الھوزنی رضی اللہ عنہ/ عُصَیَّہ بن قیس

حضرت عصمہ رضی اللہ عنہ بن قیس ہوزنی یا سلمی صحابی ہیں، ازہر بن راشد آپ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیعت کے لئے آئے تو حضور ﷺ نے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے کہا: عُصَیَّہ بن قیس، آپ نے فرمایا: بلکہ تم عصمہ بن قیس ہو۔ (۱۲۷)

حضرت بشیر بن عقربہ رضی اللہ عنہما/ بَحیر بن عقربہ الجہنی

حضرت ابوالیمان بشر یا بشیر بن عقربہ الجھنی رضی اللہ عنہما صحابی ابن صحابی ہیں، آپ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا، آپ نے میرے والد سے پوچھا: تمہارے ساتھ یہ کون ہے؟ انہوں نے عرض کیا: میرا بیٹا بُحیر ہے، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: قریب آؤ، میں آپ کے قریب دائیں جانب بیٹھ گیا، آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بُحیر، آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ تمہارا نام بشیر ہے، میری زبان میں لکنت تھی، آپ نے میرے منہ میں لعاب دہن ڈالا تو میری زبان کی لکنت جاتی رہی، اور میرا سارا سر سفید ہوگیا ہے لیکن سر کے وہ بال کالے ہیں جن پر حضور ﷺ نے دستِ مبارک رکھا تھا۔ ۸۵ھ کے بعد فلسطین میں انتقال ہوا۔ (۱۲۸)

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ/ عبد شمس بن حارث

حضرت ابوظبیان عبداللہ رضی اللہ عنہ بن حارث بن کثیر الغامدی اپنی قوم کے سردار تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی قوم کے نمائندہ بن کر آئے، حضور ﷺ نے ان کا نام عبد شمس سے بدل کر عبداللہ رکھا، اور انہیں ایک مکتوب عطا فرمایا۔ (۱۲۹)

حضرت عبداللہ بن حارث الضبی رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن حارث بن زید بن صفوان بن صُباح بن طریف الصباحی الضبی نمائندہ بن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے ان کا نام عبداللہ رکھا۔(۱۳۰)

حضرت عبدالرحمٰن بن عیسیٰ رضی اللہ عنہما / حازم بن عیسیٰ

حضرت عیسیٰ بن عقیل ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں حازم نام کے اپنے بیٹے کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے میرے بیٹے کا نام عبداللہ رکھا۔ الاصابہ میں ہے میرے بیٹے کا نام حارثہ تھا، آپ نے بدل کر عبدالرحمٰن رکھا۔(۱۳۱)

حضرت کثیر رضی اللہ عنہ/قلیل

حضرت کثیر رضی اللہ عنہ مشہور انصاری صحابی حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے ماموں ہیں، حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے ماموں کا نام قلیل تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام کثیر رکھا، اور ان سے فرمایا: اے کثیر! ہماری قربانیاں ہماری نماز (عید) کے بعد ہوتی ہیں۔(۱۳۲)

حضرت کثیر بن الصلت رضی اللہ عنہ/قلیل بن الصلت

حضرت ابوعبداللہ کثیر بن الصلت رضی اللہ عنہ بن معدیکرب کندی، آپ کا شمار بنوجمح میں ہوتا ہے، آپ زبید بن الصلت کے بھائی ہیں۔ حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ کثیر بن الصلت کا نام قلیل تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام کثیر رکھا، اسی طرح مطیع بن اسود کا نام عاصی تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام مطیع رکھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہن ام عاصم کا نام عاصیہ تھا، آپ ﷺ نے اس کا نام جمیلہ رکھا۔(۱۳۳)

حضرت مشعب السلمی (المحاربی) رضی اللہ عنہ

حضرت ابوصالح مشعب بن عمرو السلمی (الاسلمی) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے ان کا نام مشعب رکھا۔(۱۳۴)

حضرت مقرن رضی اللہ عنہ/عبید بن اوس

ابوالنعمان حضرت مقرن رضی اللہ عنہ بن اوس بن مالک بن سواد بن کعب انصاری صحابی ہیں، اوس کے بطن بنوظفر سے تعلق تھا، غزوہ بدر میں شریک تھے، اسی غزوہ میں جناب عقیل بن ابی طالب کو قیدی بنایا،

اور ایک روایت کے مطابق حضرت عباس اور آپ کے دو بھتیجوں نوفل اور عقیل کو قیدی بنایا تھا، تینوں کو ایک رسی میں باندھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں خدمت میں لائے، رسول اللہ ﷺ نے یہ دیکھ کر ارشاد فرمایا: تمہاری ایک کریم فرشتے نے مدد کی ہے اور آپ ﷺ نے ان کا نام مقرن رکھا۔ (۱۳۵)

حضرت محمد مولیٰ رسول اللہ ﷺ / ماناھیہ

آپ کا تعلق خراسان سے تھا، تجارت پیشہ مجوسی تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور ہجرت کے بارے میں سنا، تو سامانِ تجارت لے کر مرو سے مدینہ طیبہ آئے، آپ کا نام ماناھیہ تھا، مسلمان ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام محمد رکھا، اسلام قبول کرنے کے بعد اپنے وطن مرو واپس چلے گئے، آپ کو مولیٰ رسول اللہ ﷺ کہا جاتا تھا۔ (۱۳۶)

حضرت محمد بن ضمرہ رضی اللہ عنہ

ابن القداح کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد بن ضمرہ بن اسود بن عباد بن غنم کا نام محمد رکھا، آپ ان صحابہ کرام میں شامل ہیں جو فتح مکہ میں شریک تھے۔ (۱۳۷)

حضرت محمد بن ہلال رضی اللہ عنہ

حضرت محمد رضی اللہ عنہ بن ہلال بن المعلّی اس لشکر میں شامل تھے جس نے مکہ مکرمہ فتح کیا، رسول اللہ ﷺ نے ان کا سابقہ نام بدل کر محمد رکھا تھا۔ (۱۳۸)

حضرت محمد رضی اللہ عنہ بن یفد یدویہ الھروی / یفودان

حضرت محمد رضی اللہ عنہ بن یفد یدویہ بیان کرتے ہیں میں نے حالتِ شرک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی، پھر میں نے آپ کے ہاتھوں پر اسلام قبول کرلیا، میرا نام یفودان تھا، آپ نے میرا نام محمد رکھا۔ (۱۳۹)

حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ / مَخشی بن حُمیّر

حضرت مخشی رضی اللہ عنہ بن حُمیر اشجعی انصار کے بنوسلمہ کے حلیف تھے، پہلے منافقین سے تعلق خاطر تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں توبہ کی توفیق بخشی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ ان کا اور ان کے والد کا نام تبدیل کر دیا جائے، رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن رکھ دیا۔ انہوں نے

اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی کہ وہ اسے شہادت کی موت نصیب فرمائے، اور ان کی جائے شہادت کسی کو معلوم نہ ہو، سو جنگ یمامہ میں شہادت پائی اور ان کی لاش کا نشان نہ ملا۔ (۱۴۰)

حضرت مطاع لخمی رضی اللہ عنہ/ مسعود بن ضحاک

حضرت مطاع رضی اللہ عنہ بن ضحاک بن عدی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان کا نام مسعود سے بدل کر مطاع رکھا اور ارشاد فرمایا تم اپنی قوم کے مطاع (اطاعت کردہ) ہو، اپنے ساتھیوں کے پاس جاؤ، رسول اللہ ﷺ نے انہیں سواری کے لئے ابلق (چتکبرا) گھوڑا اور رایہ (جھنڈا) مرحمت فرمایا اور فرمایا: جو شخص میرے اس جھنڈے کے نیچے داخل ہو گیا وہ عذاب سے امن میں رہا۔ (۱۴۱)

حضرت مسلم بن خَیشنہ رضی اللہ عنہ/ میسم بن خیشنّہ

حضرت مسلم بن خیشنہ الکنانی ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ کے برادرِ خورد ہیں، حضرت ابوقرصافہ بیان کرتے ہیں، مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: تمہارے پیچھے کوئی ہے؟ عرض کیا: میرا بھائی ہے، فرمایا: اسے لے آؤ، میرا بھائی نوعمر تھا، جب وہ نبی اکرم ﷺ کے قریب ہوا تو بھاگا، میں اسے پکڑ کر آپ کی خدمت میں لایا، اس نے اسلام قبول کیا، اور بیعت کی، آپ نے مجھ سے پوچھا: اس کا نام کیا ہے؟ میں نے کہا: میسم، آپ نے فرمایا: بلکہ اس کا نام مسلم ہے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے ساتھ یہ بھی مسلم ہے۔ (۱۴۲)

حضرت مسلم قرشی رضی اللہ عنہ/ غراب

حضرت ابورائطہ مسلم قریشی صحابی ہیں، خود بیان فرماتے ہیں میں غزوۂ حنین میں شریک تھا، نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے میرا نام پوچھا، میں نے کہا: غُراب، آپ نے فرمایا: بلکہ تمہارا نام مسلم ہے۔ (۱۴۳)

حضرت مسلم بن العلاء رضی اللہ عنہ/ عاص بن العلاء

حضرت مسلم رضی اللہ عنہ بن العلاء بن الحضرمی عبداللہ بن عماد (عمار) آپ کا نام عاص تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام مسلم رکھا۔ (۱۴۴)

حضرت مطیع بن اسود رضی اللہ عنہ/ عاصی بن اسود

حضرت مطیع رضی اللہ عنہ بن اسود بن حارثہ بن نضلہ بن عوف قرشی عدوی صحابی ہیں، آپ کا نام

عاصی تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام مطیع رکھا۔ (۱۴۵)

حضرت مکرم الغفاری رضی اللہ عنہ/ مُھان غِفاری

حضرت نصلہ بن عمرو الغفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں بنو غفار کا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ نے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ کہا: مُھان، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلکہ تم مکرم ہو۔ (۱۴۶)

مکرمان رضی اللہ عنہما/ مھانان

ہجرت کے سفر میں عرج سے مدینہ منورہ تک حضرت سعد العرجی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گائیڈ تھے، وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ مختصر راستے سے مدینہ تک جانا چاہتے تھے، میں نے عرض کیا اس راستے میں قبیلہ اسلم کے دو چور رہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیں ادھر ہی سے لے جاؤ، راستہ میں انہوں نے ہمیں دیکھا تو آپ نے ان کو اپنے پاس بلایا اور ان کو اسلام کی دعوت دی وہ مسلمان ہو گئے، آپ نے ان سے پوچھا: تم کون ہو؟ وہ بولے: ہم مہانان ہیں (مہان کا معنی ذلیل ہے) آپ نے فرمایا: بلکہ تم مکرمان ہو (محترم مکرم ہو)۔ اور ان کو مدینہ منورہ تک رہنمائی کرنے کا ارشاد فرمایا۔ (۱۴۷)

حضرت منبعث ثقفی رضی اللہ عنہ/ مضطجع ثقفی

حضرت منبعث ثقفی رضی اللہ عنہ ان حضرات میں شامل ہیں جو طائف کے محاصرہ کے دوران مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے، آپ کا نام مضطجع تھا، رسول اللہ ﷺ نے آپ کا نام منبعث رکھ دیا، آپ کا تعلق آل عثمان بن عامر بن معتب کے موالی سے تھا۔ (۱۴۸)

حضرت منبعث رضی اللہ عنہ/ مضطجع

منبعث رضی اللہ عنہ بن عمرو بن ربیعہ بن عبداللہ بن ابی بکر بن کلاب۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام مضطجع سے بدل کر منبعث رکھا تھا۔ (۱۴۹)

حضرت منذر بن ابی اسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ عنہما

صحیحین میں حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب منذر بن ابی اُسید رضی اللہ عنہما کی ولادت ہوئی انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا، آپ نے اسے اپنی ران پر رکھ لیا، ابواُسید رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے، نبی کریم ﷺ سامنے کسی چیز میں مشغول ہو گئے، تو ابو اسید رضی اللہ عنہ کے حکم سے

ان کے بیٹے کو نبی کریم ﷺ کی ران سے اٹھالیا گیا، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مصروفیت سے فارغ ہوئے آپ نے پوچھا: بچہ کہاں ہے؟ ابواسید عرض گزار ہوئے یارسول اللہ! ہم نے اسے اٹھالیا ہے، آپ نے فرمایا: اس کا نام کیا ہے؟ کہا: فلاں، آپ نے فرمایا: اس کا نام منذر رہے، اوران کا نام منذر رکھ دیا گیا۔(۱۵۰)

حضرت مہاجر رضی اللہ عنہ بن ابی امیہ/ ولید بن ابی امیہ

حضرت مہاجر رضی اللہ عنہ بن ابی امیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قریشی، مخزومی صحابی ہیں۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے سگے بھائی تھے، آپ کا نام ولید تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نام ناپسند فرمایا اوران کا نام مہاجر رکھا۔ چونکہ وہ ہجرت کر کے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ پہنچے تھے آپ نے بہ طور نیک فال ان کا نام مہاجر رکھا۔(۱۵۱)

حضرت ناجیہ بن جندب رضی اللہ عنہ/ ذکوان بن جندب

حضرت ناجیہ رضی اللہ عنہ بن جندب بن عمیر بن یعمر اسلمی، آپ کا شمار مدنی حجازی صحابہ کرام میں ہوتا ہے، آپ کا نام ذکوان تھا، جب آپ نے قریش کے تسلط سے نجات پائی، رسول اللہ ﷺ نے آپ کا نام ناجیہ رکھا۔(۱۵۲)

حضرت نبیشۃ الخیر رضی اللہ عنہ

حضرت ابوطریف نُبَیْشَۃُ الخیر رضی اللہ عنہ بن عمرو بن عوف بن عبداللہ بن عتاب ھذلی صحابی ہیں، آپ حضرت سلمہ بن المُحَبِّق الھذلی کے چچازاد بھائی ہیں۔ حضرت نُبیشہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس وقت بدر کے قیدیوں کا مسئلہ زیر غور تھا، انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! یا آپ ان سے فدیہ لے لیں یا ان پر احسان کردیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تونے خیر کا کہا ہے، تم نبیشۃ الخیر ہو۔(۱۵۳)

حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہما/ شہاب بن عامر

حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہما بن امیہ بن زید بن حسحاس انصاری صحابی ہیں، بنونجار سے تعلق تھا، دورِ جاہلیت میں آپ کا نام شہاب تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کر ہشام رکھ دیا، آپ کے والد حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے غزوۂ اُحد میں شہادت پائی، حضرت ہشام رضی اللہ عنہ ان صحابہ کرام میں سے ہیں جنہوں نے بصرے میں سکونت اختیار کی تھی، بصرے ہی میں زیاد کے دور میں فوت ہوئے۔(۱۵۴)

حضرت جاسر رضی اللہ عنہ / یزید بن قیس ظفری

حضرت جاسر رضی اللہ عنہ بن قیس بن الخطیم بن عدی بن عمرو انصاری ظفری صحابی ہیں، آپ کے والد قیس مشہور شاعر تھے، غزوۂ اُحد اور بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے، غزوۂ اُحد میں آپ کو بارہ زخم لگے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روز آپ کا نام جاسر (دلیر، پیش قدمی کرنے والا) رکھا، آپ ﷺ فرماتے: جاسر آگے بڑھو، جاسر پیچھے ہٹو۔ (۱۵۵)

حضرت مُحسّن بن علی رضی اللہ عنہما / حرب

حضرت مُحسّن رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے، خاتون جنت حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے ہیں۔ حضرت علی بیان کرتے ہیں کہ جب حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی میں نے اس کا نام حرب رکھا، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے کہا: حرب، آپ نے فرمایا: بلکہ وہ حسن ہے، پھر جب حسین کی ولادت ہوئی میں نے اس کا نام حرب رکھا، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ارشاد فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ، تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے کہا: حرب، آپ نے فرمایا: بلکہ وہ حسین ہے، جب میرا تیسرا بیٹا ہوا میں نے اس کا نام حرب رکھا، نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے، میں نے کہا: حرب، آپ نے فرمایا: بلکہ وہ مُحسّن ہے، پھر ارشاد فرمایا: میں نے ان کے نام حضرت ہارون علیہ السلام کے بچوں پر شبر، شبیر اور مبشر رکھے ہیں، حضرت مُحسّن کا بچپن میں انتقال ہوگیا۔ (۱۵۶)

حضرت زاہر بن مہار خسر والیمامی رضی اللہ عنہ / یزید بن مہار

حضرت زاہر رضی اللہ عنہ کا شمار یمنی صحابہ میں ہوتا ہے، آپ کا نام یزید تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام زاہر رکھا، نبی کریم ﷺ کی خدمت میں وفد کے ساتھ حاضر ہوئے، وفد کے باقی لوگوں نے ریشمی لباس اور سنہری آویزے پہنے ہوئے تھے، لیکن حضرت یزید رضی اللہ عنہ سفید لباس میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، آپ نے وفد کے دیگر لوگوں سے ارشاد فرمایا: تم اس زاہر کی اتباع کیوں نہیں کرتے۔ (۱۵۷)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ / دینار بن مسلم

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسلم بیان کرتے ہیں میرا نام دینار تھا، جب میں نے اسلام قبول کیا نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام عبداللہ رکھا۔ (۱۵۸)

حضرت عفیف رضی اللہ عنہ/ عازب

حضرت عفیف رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن ابی قیس کے مولیٰ، غُطیف کے والد تھے، آپ کا نام عازب تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام عفیف رکھا۔ (۱۵۹)

حضرت ابوسلمہ عبداللہ رضی اللہ عنہ/ عبد مناف بن عبدالاسد

حضرت ابوسلمہ عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قدیم الاسلام صحابی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم کو مرکز تبلیغ بنانے سے پہلے مسلمان ہوئے، آپ سے پہلے صرف دس افراد نے اسلام قبول کیا تھا۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد اور دودھ شریک (رضاعی) بھائی ہیں۔ آپ کا نام عبد مناف تھا، رسول اللہ ﷺ نے آپ کا نام بدل کر عبداللہ رکھا۔ (۱۶۰)

حضرت عبدالرحمٰن انصاری رضی اللہ عنہ/ قاسم

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ہمارے ایک صاحب کے ہاں بچہ پیدا ہوا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ہاں بچہ ہوا ہے میں نے اس کا نام قاسم رکھا، انصار نے کہا ہے ہم تجھے ابوالقاسم کنیت نہیں رکھنے دیں گے اور تیری آنکھیں ٹھنڈی نہیں کریں گے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار نے اچھی بات کہی ہے، میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو، تم اس کا نام عبدالرحمٰن رکھو۔ (۱۶۱)

حضرت معروف رضی اللہ عنہ/ نکرہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک صاحب آئے، آپ نے فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ وہ بولے: نکرہ، آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ تم معروف ہو۔ (۱۶۲)

حضرت محمد بن خلیفہ رضی اللہ عنہ/ عبد مناف بن خلیفہ

حضرت محمد رضی اللہ عنہ بن خلیفہ بن عامر، فتح مکہ میں شریک تھے، آپ کا نام عبد مناف تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام محمد رکھا، اسے ابن شاہین نے ابن ابی داؤد سے نقل کیا ہے۔ (۱۶۳)

حضرت بکر بن حبیب الحنفی رضی اللہ عنہ / بربر بن حبیب

ابونعیم کہتے ہیں آپ کا نام بربر تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام بربر سے بدل کر بکر رکھا۔ (۱۶۴)

حضرت سلم رضی اللہ عنہ / حرب

سنن ابی داؤد میں ہے ایک صاحب کا نام حرب تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام سلم رکھا۔ (۱۶۵)

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ / عاصی بن حارث

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن حارث بن حزء بن عبداللہ بن معدیکرب زبیدی بدری صحابی ہیں، حضرت ابووداعہ قریشی سہمی رضی اللہ عنہ کے حلیف تھے۔ طبری کی روایت میں ہے آپ کا نام عاصی تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام عبداللہ رکھا۔ (۱۶۶)

حضرت سُرَق الجہنی بن اسد رضی اللہ عنہ / حُباب بن اسد

حضرت سُرَق رضی اللہ عنہ بن اسد الجہنی کو بعض حضرات نے انصاری اور بعض نے بنودئلی بتایا ہے، انہوں نے مدینہ طیبہ کی طرف آنے والے ایک بدوی سے دو اونٹنیوں کا سودا کر لیا اور انہیں لے کر ایک حویلی میں چلے گئے، حویلی کے دو دروازے تھے، بدوی کو ایک دروازے پر بٹھا دیا اور خود اونٹنیاں لے کر دوسرے دروازے سے نکل گئے، رسول اللہ ﷺ کو خبر ملی تو آپ نے فرمایا: اسے تلاش کرو، جب ان کو تلاش کر کے لایا گیا تو آپ نے فرمایا: تم سرق ہو، تم نے ایسا کیوں کیا؟ وہ بولے ان کی قیمت سے میں نے اپنی ضرورت پوری کی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی قیمت ادا کرو، وہ عرض گزار ہوئے: میرے پاس نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ نے بدوی سے فرمایا: اسے لے جاؤ اپنے پاس رکھو، یہاں تک کہ یہ تمہارا حق ادا کر دے، صحابہ کرام نے یہ منظر دیکھا تو بدوی سے اس کی قیمت لگانے کو کہا تا کہ ان کی طرف سے فدیہ دے کر ان کو آزاد کرائیں، پھر بدوی نے آپ کو آزاد کر دیا۔ (۱۶۷)

حضرت عبداللہ بن رُفَیع السلمی رضی اللہ عنہ / عبد عمرو بن رُفَیع

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن رفیع بن اھبان بن ثعلبہ بن رُفَیع السلمی کا نام عبد عمرو تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام بدل کر عبداللہ رکھا۔ (۱۶۸)

حضرت عبدربہ رضی اللہ عنہ/ عبدالعزیٰ

حضرت عبدربہ رضی اللہ عنہ بن المرقع بن عمرو بن نزال بن مرہ بن عبید بن حارث تمیمی سعدی، آپ کا نام عبدالعزیٰ تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام بدل کر عبدربہ رکھا۔ (۱۶۹)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ/ عبدالحارث قیسی

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا نام عبد الحارث تھا، رسول اللہ ﷺ نے آپ کا نام عبداللہ رکھا۔ (۱۷۰)

حضرت عبدالقیوم ازدی رضی اللہ عنہ/ قیوم

حضرت ابوعبید عبدالقیوم ازدی رضی اللہ عنہ اپنے آقا ابوراشد رضی اللہ عنہ کے ساتھ بنوازد کے وفد کے ہم راہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ بولے: قیوم، آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ تم عبدالقیوم ہو۔ (۱۷۱)

حضرت سفینہ مولیٰ رسول اللہ ﷺ

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایک روایت کے مطابق ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام تھے، آپ کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، صحابہ میں سے جب کوئی تھکتا تو اپنی تلوار، ڈھال اور تیر مجھ پر ڈال دیتا یہاں تک کہ مجھ پر بہت سا سامان جمع ہوگیا، آپ ﷺ نے مجھے دیکھا تو ارشاد فرمایا: تم سفینہ (جہاز) ہو، اس روز اگر میں ایک اونٹ کا بوجھ بھی اٹھالیتا تو مجھ پر بھاری نہ ہوتا۔ (۱۷۲)

ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا/ برّہ بنت جحش

ام المؤمنین ام الحکم حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی امیمہ بنت عبدالمطلب کی صاحب زادی ہیں، قدیم الاسلام مہاجرہ صحابیہ ہیں، پہلے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام اور متبنّٰی حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، میاں بیوی میں نباہ نہ ہونے پر جب زید رضی اللہ عنہ نے انہیں طلاق دے دی تو اللہ تعالیٰ نے خود ان کا نکاح رسول اللہ ﷺ سے کردیا۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں، آپ نے فرمایا:

تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے کہا: برّہ، رسول اللہ ﷺ نے آپ کا نام زینب رکھ دیا۔(۱۷۳)

حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہما / برّہ بنت ابی سلمہ

حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہما بن عبد الاسد بن عمرو بن مخزوم قرشیہ مخزومیہ رسول اللہ ﷺ کی سوتیلی بیٹی ہیں، آپ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور رسول اللہ ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی، قدیم الاسلام صحابی اور صاحب ہجرتین حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی صاحب زادی تھیں۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میرا نام برّہ تھا، رسول اللہ ﷺ نے میرا نام زینب رکھا۔(۱۷۴)

حضرت جمیلہ بنت ثابت بن ابی الاقلح رضی اللہ عنہا / عاصیہ

حضرت ام عاصم جمیلہ بنت ثابت رضی اللہ عنہا انصاری خاتون ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ۷ھ میں ان سے نکاح کیا تھا، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے عاصم رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں، حضرت جمیلہ کا نام عاصیہ تھا، آپ انصار کی ان خواتین میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی، اسلام قبول کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے آپ کا نام جمیلہ رکھا۔(۱۷۵)

حضرت جمیلہ بنت عمر رضی اللہ عنہما / عاصیہ

حضرت جمیلہ رضی اللہ عنہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صاحب زادی ہیں، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جمیلہ کا نام عاصیہ تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام جمیلہ رکھا۔(۱۷۶)

ام المؤمنین حضرت جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا / برّہ

ام المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بنت حارث بن ابی ضرار بن حبیب بن عائذ خزاعیہ کا تعلق قبیلۂ بنو المصطلق سے تھا۔ ۵ھ یا ۶ھ میں غزوۂ مریسیع میں قیدی بن کر آئیں، قیدیوں کی تقسیم کے وقت حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بن قیس بن شماس کے حصہ میں آئیں، انہوں نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے نو اوقیہ کے عوض مکاتبت کرلی، بدل کتابت کی معاونت کے سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں اس سے بہتر کام نہ کروں؟ میں تیرا زر کتابت ادا کردوں اور تجھ سے نکاح کرلوں؟ انہوں نے رضا مندی کا اظہار کیا، رسول اللہ ﷺ نے ان کو شرف زوجیت بخش دیا، جب لوگوں کو یہ خبر ملی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرلیا ہے، انہوں نے بنو مصطلق کے تمام قیدیوں کو چھوڑ دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے

ہیں حضرت جویریہ کا نام برّہ تھا، رسول اللہ ﷺ نے آپ کا نام جویریہ رکھا۔(۱۷۷)

ام المؤمنین حضرت میمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا/ برّہ

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۷ھ میں نکاح کیا۔ان کا نام برّہ تھا، رسول اللہ ﷺ نے آپ کا نام میمونہ رکھا۔آپ نے مکہ مکرمہ کے نواحی علاقے سرف میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے عقد فرمایا، یہیں شبِ زفاف گزاری، اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا اسی مقام پر یزید کے دورِ حکومت میں ۶۱ھ میں انتقال ہوا۔آپ کی قبر بھی مقام سرف میں ہے۔(۱۷۸)

حضرت حسّانہ المزنیہ رضی اللہ عنہا/ جثّامہ

حضرت حسانہ مزنیہ رضی اللہ عنہا کا نام جثامہ تھا، آپ ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلی تھیں، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک بوڑھی خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، آپ نے پوچھا: تم کون ہو؟ وہ بولیں: میں جثامہ المزنیہ ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ تم حسانہ المزنیہ ہو، آپ لوگ کیسے ہیں، ہمارے بعد آپ کیسے رہے؟ وہ بولیں: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ہم خیریت سے رہے، جب وہ خاتون چلی گئیں تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے اس بڑھیا پر اتنی توجہ دی، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ خاتون خدیجہ کی زندگی میں ہمارے ہاں آیا کرتی تھی۔(۱۷۹)

حضرت عنقودہ رضی اللہ عنہا/ عنبہ

صبیح بن سعید النجاشی بیان کرتے ہیں میری ماں نے بیان کیا ان کا نام عنبہ تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام عنقودہ رکھا۔(۱۸۰)

حضرت مطیعہ بنت نعمان رضی اللہ عنہا/ عاصیہ

حضرت مطیعہ رضی اللہ عنہا بنت نعمان بن مالک، حضرت جزء بن مالک رضی اللہ عنہ کے عقد میں تھیں، اسلام قبول کیا اور رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی، آپ کا نام عاصیہ تھا، آپ نے نام مطیعہ رکھا۔(۱۸۱)

حوالہ جات

۱۔ الاعراف: ۱۸۰

۲۔ البخاری، کتاب المناقب، باب ما جاء فی اسماء رسول اللہ ﷺ، رقم الحدیث: ۳۵۳۳

۳۔ البخاری، کتاب المناقب، رقم الحدیث:۳۵۳۲، کتاب التفسیر، رقم الحدیث:۴۸۹۶۔ مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اسماءہ ﷺ، رقم الحدیث:۲۳۵۴۔ مسند امام احمد (حدیث جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ)، رقم الحدیث:۱۶۲۹۲

۴۔ اسد الغابہ، ج۱ص ۳۸۶، رقم:۷۴۵۔ الاصابہ، ج۱ص ۵۸۷، رقم:۱۱۵۶

۵۔ ابی داؤد، کتاب الادب، رقم الحدیث:۴۹۴۸۔ مسند احمد، رقم الحدیث:۲۱۱۸۵

۶۔ مسلم، کتاب الآداب، رقم الحدیث:۵۵۸۷۔ سنن ابی داؤد، کتاب الادب، رقم الحدیث:۴۹۴۹۔ جامع ترمذی، کتاب الادب، رقم الحدیث:۲۸۳۳، ۲۸۳۴۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، رقم الحدیث:۳۷۲۸

۷۔ سنن ابی داؤد، کتاب الادب، رقم الحدیث: ۴۹۵۰۔ الادب المفرد، باب احب الاسماء الی اللہ عز وجل، رقم الحدیث:۸۳۴۔ مسند امام احمد، حدیث ابی وھب الجشمی رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث:۱۸۵۵۳

۸۔ جامع ترمذی، کتاب الادب، رقم الحدیث:۲۸۳۹

۹۔ سنن أبی داؤد، رقم الحدیث:۴۹۵۶

۱۰۔ سنن أبی داؤد، کتاب الادب، رقم:۴۹۵۶

۱۱۔ مشکوۃ المصابیح، کتاب الطب والرقی، رقم الحدیث:۴۵۸۲

۱۲۔ الادب المفرد، باب یدعی الرجل باحب الاسماء الیہ، رقم الحدیث:۸۳۹

۱۳۔ صحیح البخاری، کتاب الشروط، باب الشروط فی الجہاد الخ، رقم الحدیث:۲۷۳۱، ۲۷۳۲ مسند امام احمد (حدیث المسور بن مخرمہ)، رقم الحدیث:۱۸۴۴۹

۱۴۔ موطا امام مالک، کتاب الاستیذان، باب ما یکرہ من الاسماء، رقم الحدیث:۱۸۱۹

۱۵۔ الادب المفرد، باب کان النبی ﷺ یعجبہ الاسم الحسن، رقم الحدیث:۸۳۲

۱۶۔ التراتیب الاداریہ، ج۱ص ۲۸۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت

۱۷۔ صحیح مسلم، کتاب الادب، رقم الحدیث:۵۵۹۹ تا ۵۶۰۳۔ سنن ابی داؤد، کتاب الادب، رقم الحدیث: ۴۹۵۸ تا ۴۹۶۰۔ جامع ترمذی، رقم الحدیث:۲۸۳۵، ۲۸۳۶۔

۱۸۔ الحجرات:۱۱

۱۹۔ ابی داؤد، باب فی الالقاب، رقم الحدیث:۴۹۶۲۔ ابن ماجہ، باب الالقاب، رقم الحدیث:۳۷۴۱۔ مسند احمد، رقم الحدیث:۱۶۲۰۶

۲۰۔ صحیح البخاری، کتاب الادب، باب ابغض الاسماء الی اللہ، رقم الحدیث:۶۲۰۵، ۶۲۰۶۔ صحیح مسلم، کتاب الآداب، باب تحریم التسمی بملک الاملاک، رقم الحدیث:۵۶۱۰، ۵۶۱۱۔ سنن ابی داؤد، رقم الحدیث:۴۹۶۱۔

۲۱۔ صحیح مسلم، کتاب الآداب، باب تحریم التسمی بملک الاملاک، رقم الحدیث:۵۶۱۱

۲۲۔ صحیح البخاری، کتاب العقیقہ، رقم الحدیث: ۵۴۶۷، کتاب الادب، رقم الحدیث:۶۱۹۸۔ صحیح مسلم، کتاب الآداب، باب استحباب تحنیک المولود عند ولادتہ، رقم الحدیث:۵۶۱۵

۲۳۔ صحیح البخاری، کتاب العقیقۃ، باب تسمیۃ المولود غداۃ یولد، رقم الحدیث: ۵۴۷۰۔ صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب من فضائل ابی طلحہ انصاری، رقم الحدیث: ۶۳۲۲۔

۲۴۔ صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب رحمتہ علی الصبیان والعیال وتواضعہ، رقم الحدیث: ۶۰۲۵۔ سنن ابی داؤد، کتاب الجنائز، باب فی البکاء علی المیت، رقم الحدیث: ۳۱۲۶۔

۲۵۔ مسند امام احمد بن حنبل، حدیث سلمہ بن المحبق رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: ۱۹۵۶۸۔ الاستیعاب، ج ۲ ص ۶۵۷۔۶۵۸، رقم: ۱۰۷۱۔ اسد الغابہ، ج ۲ ص ۳۲۵۔۳۲۶، رقم: ۲۲۶۰

۲۶۔ اسد الغابہ، ج ۳ ص ۶۶، رقم: ۲۸۰۶، ۳۴۳۳۔ الاصابہ، ج ۵ ص ۶۰۷، رقم: ۶۱۷۷

۲۷۔ الاستیعاب، ج ۴ ص ۱۷۵۶، رقم: ۳۱۷۱۔ اسد الغابہ، ج ۵ ص ۲۸۷، رقم: ۶۲۴۰۔ الاصابہ، ج ۷ ص ۳۰۸، رقم: ۱۰۵۳۴

۲۸۔ اسد الغابہ، ج ۳ ص ۲۳۰، رقم: ۳۰۶۵

۲۹۔ اسد الغابہ، ج ۴ ص ۲۸۹، رقم: ۴۷۰۷۔ الاصابہ، ج ۶ ص ۶۔۷، رقم: ۷۷۷۸

۳۰۔ الطبقات الکبریٰ، ج ۵ ص ۲۰۴، رقم: ۸۴۸۔ اسد الغابہ، ج ۴ ص ۳۲۰، رقم: ۴۷۶۳۔ الاصابہ، ج ۶ ص ۲۰۲، رقم: ۸۳۳۲، ص ۳۳۲، رقم: ۸۷۰۳

۳۱۔ الاستیعاب، ج ۳ ص ۱۳۶۷، رقم: ۲۳۲۱۔ اسد الغابہ، ج ۴ ص ۲۸۸، رقم: ۴۷۰۵۔ الاصابہ، ج ۶ ص ۱۹۴، رقم: ۸۳۱۴

۳۲۔ مسند امام احمد، رقم الحدیث: ۱۷۴۳۹۔ الطبقات الکبریٰ، ج ۵ ص ۳۹۔۴۱، رقم: ۶۲۲۔ الاستیعاب، ج ۳ ص ۱۳۷۱۔۱۳۷۳، رقم: ۲۳۳۴۔ اسد الغابہ، ج ۴ ص ۲۰۴، ۲۰۵، رقم: ۴۷۳۸۔ الاصابہ، ج ۶ ص ۱۵۔۱۷، رقم: ۷۷۹۷

۳۳۔ الطبقات الکبریٰ، ۵ ص ۵۱، ۵۲، رقم: ۶۴۴۔ الاستیعاب، ج ۳ ص ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، رقم: ۲۳۳۹۔ اسد الغابہ، ج ۴ ص ۳۱۳، رقم: ۴۷۵۱۔ الاصابہ، ج ۶ ص ۲۰۰، ۲۰۱، رقم: ۸۳۲۹

۳۴۔ اسد الغابہ، ج ۴، رقم: ۴۸۶۱، ۵۴۹۵۔ الاصابہ، ج ۶ ص ۵۰۰، ۵۰۱، رقم: ۹۲۳۱

۳۵۔ الطبقات الکبریٰ، ج ۲ ص ۳۳۵، ۳۳۶، رقم: ۳۴۸۸۔ الاستیعاب، ج ۱ ص ۸۲، رقم: ۳۲، ج ۴ ص ۱۶۰۲، رقم: ۲۸۵۲۔ اسد الغابہ، ج ۱ ص ۱۰۱، رقم: ۱۰۰، ج ۵ ص ۱۸، رقم: ۵۶۹۰۔ الاصابہ، ج ۱ ص ۳۲۶، رقم: ۴۱۴

۳۶۔ الطبقات الکبریٰ، ج ۸ ص ۳۲۵، رقم: ۴۵۸۵۔ الاصابہ، ج ۵ ص ۴۰، رقم: ۶۲۵۳

۳۷۔ الطبقات الکبریٰ، ج ۵ ص ۱۰۹۔۱۱۳، رقم: ۶۸۴۔ الاستیعاب، ج ۳ ص ۹۹۴، ۹۹۵، رقم: ۱۶۶۱۔ اسد الغابہ، ج ۳ ص ۲۸۸، ۲۸۹، رقم: ۳۱۸۵۔ الاصابہ، ج ۵ ص ۲۱، ۲۲، رقم: ۶۲۰۷

۳۸۔ الاصابہ، ج ۵ ص ۵۳، رقم: ۶۲۷۸

۳۹۔ اسد الغابہ، ج ۳ ص ۸۷۷، رقم: ۳۰۴۳۔ الاصابہ، ج ۵ ص ۵۴، ۵۵، رقم: ۶۲۸۷

۴۰۔ الطبقات الکبریٰ، ج ۶ ص ۲۳۸، ۲۳۹، رقم: ۲۱۸۷۔ الاصابہ، ج ۶ ص ۲۱۰، ۲۱۱، رقم: ۸۳۵۷

۴۱۔ الطبقات الکبریٰ، ج ۵ ص ۵۳، رقم: ۶۴۶۔ الاستیعاب، ج ۴ ص ۱۵۶۹، رقم: ۳۷۵۰۔ اسد الغابہ، ج ۴ ص ۶۶۸، رقم: ۵۵۰۵۔ الاصابہ، ج ۶ ص ۵۴۴، ۵۴۵، رقم: ۹۴۰۱

۴۲۔ الاستیعاب، ج ۳ ص ۱۳۶۵، رقم: ۲۳۱۷۔ اسد الغابہ، ج ۴ ص ۲۸۶، رقم: ۴۶۹۸۔ الاصابہ، ج ۶ ص ۵۰۴، رقم: ۷۷۷۳

۴۳۔ الادب المفرد، باب مسح راس الصبی، رقم الحدیث: ۳۶۷۔ مسند امام احمد بن حنبل، رقم الحدیث: ۱۵۹۶۹، ۱۵۹۷۰، ۱۵۹۷۲، ۲۳۳۲۴، ۲۳۳۲۵، ۲۳۳۲۶

۴۴۔ اسد الغابہ، ج ۱ ص ۵۸۴، رقم: ۱۲۰۶۔ الاصابہ، ج ۲ ص ۸۵، رقم: ۱۷۶۹

۴۵۔ الاستیعاب، ج ۳ ص ۸۹۴، رقم: ۱۵۱۹۔ اسد الغابہ، ج ۳ ص ۱۱۷، رقم: ۲۹۱۵۔ الاصابہ، ج ۴ ص ۶۴، رقم: ۴۶۶۶

۴۶۔ الاصابہ، ج ۲ ص ۱۳۲، رقم: ۱۹۱۷

۴۷۔ الاصابہ، ج ۶ ص ۲۹، رقم: ۷۸۲۳

۴۸۔ الاصابہ، ج ۶ ص ۲۰۰، رقم: ۸۳۲۸

۴۹۔ الاصابہ، ج ۳ ص ۱۹۹، رقم: ۳۶۵۳

۵۰۔ الاستیعاب، ج ۳ ص ۹۰۵۔۹۱۰، رقم: ۱۵۳۵۔ اسد الغابہ، ج ۳ ص ۱۳۶۔۱۴۰، رقم: ۲۹۴۷۔ الاصابہ، ج ۴ ص ۸۲۔۸۷، رقم: ۴۷۰۰

۵۱۔ الاستیعاب، ج ۲ ص ۸۱۰، رقم: ۱۳۷۷۔ اسد الغابہ، ج ۳ ص ۵۸، ۵۹، رقم: ۲۷۹۶۔ الاصابہ، ج ۳ ص ۵۱۰، رقم: ۴۵۲۴، ج ۶ ص ۱۸، رقم: ۷۷۹۹

۵۲۔ اسد الغابہ، ج ۱ ص ۶۵، رقم: ۲۳۔ الاصابہ، ج ۱ ص ۱۷۸، رقم: ۲۳

۵۳۔ سنن أبی داوٗد، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسم القبیح، رقم الحدیث: ۴۹۵۴۔ الاستیعاب، ج ۲ ص ۵۱۹، رقم: ۸۱۶۔ اسد الغابہ، ج ۱ ص ۹۱، رقم: ۸۲، ص ۱۳۹، رقم: ۱۸۹۔ الاصابہ، ج ۱ ص ۲۰۱، رقم: ۸۷

۵۴۔ اسد الغابہ، ج ۱ ص ۱۱۹، رقم: ۱۴۲۔ الاصابہ، ج ۱ ص ۲۲۷، رقم: ۱۶۵

۵۵۔ الاستیعاب، ج ۱ ص ۱۷۷، رقم: ۲۱۰۔ اسد الغابہ، ج ۱ ص ۲۶۷، رقم: ۴۵۴۔ الاصابہ، ج ۱ ص ۴۴۷، رقم: ۷۱۲

۵۶۔ الاستیعاب، ج ۴ ص ۱۷۷۳، رقم: ۳۲۱۲۔ اسد الغابہ، ج ۱ ص ۲۴۵، ۲۴۶، رقم: ۴۰۱۔ الاصابہ، ج ۷ ص ۳۶۴، رقم: ۱۰۶۸۴

۵۷۔ اسد الغابہ، ج ۱ ص ۲۷۸، رقم: ۴۸۱۔ الاصابہ، ج ۱ ص ۴۵۰، رقم: ۷۲۰

۵۸۔ ابن ہشام، ج ۳ ص ۲۱۷۔ اسد الغابہ، ج ۱ ص ۳۹۵، ۳۹۶، رقم: ۷۶۶۔ الاصابہ، ج ۱ ص ۵۹۶، ۵۹۷، رقم: ۱۱۷۶

۵۹۔ مسند امام احمد (حدیث بشیر بن الخصاصیۃ رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: ۲۱۲۶۴۔ الادب المفرد، باب قول الرجل ویلک، ص ۱۷۶، رقم الحدیث: ۷۹۴۔ الاستیعاب، ج ۱ ص ۱۷۳، ۱۷۴، رقم: ۱۹۶۔ اسد الغابہ، ج ۱ ص ۲۶۷، ۲۶۸، رقم: ۴۵۵۔ الاصابہ، ج ۱ ص ۴۴۴، ۴۴۵، رقم: ۷۰۴

۶۰۔ اسد الغابہ، ج۱ ص۳۶۰، رقم: ۶۶۷

۶۱۔ اسد الغابہ، ج۱ ص۴۴۱، رقم: ۸۷۱

۶۲۔ اسد الغابہ، ج۱ ص۴۹، رقم: ۱۰۰۹۔ الاصابہ، ج۲ ص۳، رقم: ۱۵۴۰

۶۳۔ اسد الغابہ، ج۱ ص۵۶۶، رقم: ۱۱۷۱۔ الاصابہ، ج۲ ص۶۷، رقم: ۱۷۲۷

۶۴۔ اسد الغابہ، ج۱ ص۵۸۴، رقم: ۱۲۰۶۔ الاصابہ، ج۲ ص۸۵، رقم: ۱۷۶۹

۶۵۔ مسند امام احمد، رقم الحدیث: ۱۵۱۳۱۔ الاستیعاب، ج۴ ص۱۴۴۸، ۱۴۴۸، رقم: ۲۴۸۸۔ اسد الغابہ، ج۱، ص۶۲۵، ۶۲۶، رقم: ۱۲۹۷، ج۴، ص۴۷۴، رقم: ۵۱۰۱۔ الاصابہ، ج۶، ص۱۷۰، رقم: ۷۲۳۶

۶۶۔ اسد الغابہ، ج۱ ص۶۲۶، رقم: ۱۲۹۸، ج۳ ص۳۱۷، رقم: ۳۲۵۸۔ الاصابہ، ج۲ ص۱۵۸، رقم: ۲۰۲۳

۶۷۔ اسد الغابہ، ج۱ ص۷۱۲، ۷۱۳، رقم: ۱۴۸۷۔ الاصابہ، ج۲، ص۲۹۱، رقم: ۲۳۰۱

۶۸۔ الاستیعاب، ج۲ ص۴۶۵، رقم: ۷۰۹۔ اسد الغابہ، ج۲ ص۳۱، رقم: ۱۵۲۶۔ الاصابہ، ج۲ ص۳۵۲، رقم: ۲۴۹۶

۶۹۔ الاستیعاب، ج۲ ص۴۶۴، رقم: ۷۰۷۔ اسد الغابہ، ج۲ ص۳۲، رقم: ۱۵۶۷۔ الاصابہ، ج۲ ص۳۵۷، رقم: ۲۵۱۲

۷۰۔ الاستیعاب، ج۲ ص۵۰۴، ۵۰۵، رقم: ۷۹۰۔ اسد الغابہ، ج۲ ص۳۳، ۳۴، رقم: ۱۵۶۹۔ الاصابہ، ج۲ ص۳۶۰، رقم: ۲۵۲۰/۲۵۲۳

۷۱۔ اسد الغابہ، ج۲ ص۳۴، رقم: ۱۵۷۰۔ الاصابہ، ج۲ ص۳۶۱، رقم: ۲۵۲۲

۷۲۔ اسد الغابہ، ج۲ ص۵۷، رقم: ۱۶۲۸۔ الاصابہ، ج۲ ص۳۸۲، رقم: ۲۵۸۷

۷۳۔ اسد الغابہ، ج۲ ص۷۳، رقم: ۱۶۷۷۔ الاصابہ، ج۲ ص۴۰۳، رقم: ۲۶۶۰

۷۴۔ سیرت ابن ہشام، ج۴ ص۵۷۷۔ الاستیعاب، ج۲ ص۵۵۹، رقم: ۸۶۲۔ اسد الغابہ، ج۲ ص۱۶۴، رقم: ۱۸۷۷۔ الاصابہ، ج۲ ص۵۱۳۔۵۱۴، رقم: ۲۹۴۸

۷۵۔ اسد الغابہ، ج۲ ص۱۸۹، رقم: ۱۹۳۱

۷۶۔ الاستیعاب، ج۲ ص۶۸۳، رقم: ۱۱۳۱۔ اسد الغابہ، ج۲ ص۱۹۴، رقم: ۱۹۴۷۔ الاصابہ، ج۳ ص۳۲، رقم: ۳۱۱۰

۷۷۔ الادب المفرد، باب الصرم، رقم الحدیث: ۸۴۲۔ الاستیعاب، ج۲ ص۶۳۶، ۶۳۷، رقم: ۹۹۳۔ اسد الغابہ، ج۲ ص۲۶۶، ۲۶۷، رقم: ۲۱۰۱۔ الاصابہ، ج۳ ص۹۷، ۹۸، رقم: ۳۳۰۲

۷۸۔ اسد الغابہ، ج۲ ص۳۱۲، رقم: ۲۲۱۶

۷۹۔ الاستیعاب، ج۲ ص۶۴۹، ۶۵۰، رقم: ۱۰۵۶۔ اسد الغابہ، ج۲ ص۳۱۵، ۳۱۶، رقم: ۲۲۳۰۔ الاصابہ، ج۳ ص۱۴۴، ۱۴۵، رقم: ۳۴۷۰

۸۰۔ الاصابہ، ج۳ ص۱۴۸، ۱۴۹، رقم: ۳۴۸۵، ۳۴۸۶۔ اسد الغابہ، ج۲ ص۳۱۹، رقم: ۲۲۳۹

۸۱۔ الاستیعاب، ج۲ ص۶۶۴، ۶۶۵، رقم: ۱۰۸۹۔ اسد الغابہ، ج۲ ص۳۳۸، ۳۳۹، رقم: ۲۲۹۳۔ الاصابہ، ج۳ ص۱۶۷، رقم: ۳۵۴۶

۸۲۔ اسد الغابہ، ج ۲ ص ۳۵۲، رقم: ۲۳۳۵۔ الاصابہ، ج ۲ ص ۱۸۳، رقم: ۳۵۹۸

۸۳۔ اسد الغابہ، ج ۲ ص ۳۹۶، رقم: ۲۴۵۲۔ الاصابہ، ج ۲ ص ۲۹۳، رقم: ۳۹۴۷

۸۴۔ اسد الغابہ، ج ۲ ص ۳۹۶، رقم: ۲۴۵۴

۸۵۔ اسد الغابہ، ج ۲ ص ۴۰۳، رقم: ۲۴۷۳

۸۶۔ الاستیعاب، ج ۳ ص ۹۲۸، رقم: ۱۵۷۹۔ اسد الغابہ، ج ۲ ص ۴۲۵، رقم: ۲۵۱۸۔ الاصابہ، ج ۳ ص ۳۵۴، رقم: ۴۱۰۵

۸۷۔ الاستیعاب، ج ۳ ص ۷۷۷، رقم: ۱۳۰۰۲۔ اسد الغابہ، ج ۲ ص ۴۹۰، رقم: ۲۶۴۸۔ الاصابہ، ج ۳ ص ۴۴۴، رقم: ۴۳۱۹

۸۸۔ اسد الغابہ، ج ۳ ص ۵، رقم: ۲۶۶۰، ج ۴ رقم: ۴۹۴۸۔ الاصابہ، ج ۶ ص ۱۰۶، رقم: ۸۰۵۱

۸۹۔ الاستیعاب، ج ۳ ص ۱۲۳۵، رقم: ۲۰۱۸۔ اسد الغابہ، ج ۳ ص ۱۱، رقم: ۲۶۷۵۔ الاصابہ، ج ۳ ص ۴۶۶، رقم: ۴۳۷۹

۹۰۔ اسد الغابہ، ج ۳ ص ۷۰، ۷۱، رقم: ۲۸۱۵۔ الاصابہ، ج ۴ ص ۸، رقم: ۴۵۵۲

۹۱۔ الاستیعاب، ج ۳ ص ۸۸۴، رقم: ۱۴۹۶۔ اسد الغابہ، ج ۳ ص ۱۰۱، رقم: ۲۸۷۶۔ الاصابہ، ج ۴ ص ۴۲، رقم: ۴۶۲۱

۹۲۔ اسد الغابہ، ج ۳ ص ۸۷، رقم: ۲۸۳۰۔ الاصابہ، ج ۴ ص ۱۷، ۱۸، رقم: ۴۵۷۵

۹۳۔ اسد الغابہ، ج ۳ ص ۱۱۰، رقم: ۲۹۰۰۔ الاصابہ، ج ۴ ص ۵۵، رقم: ۴۶۵۲

۹۴۔ الاستیعاب، ج ۳ ص ۸۸۴، رقم: ۱۴۹۴۔ اسد الغابہ، ج ۳ ص ۱۴۴، رقم: ۲۹۵۵

۹۵۔ الادب المفرد، رقم الحدیث: ۸۳۱۔ الاستیعاب، ج ۳ ص ۸۹۵، رقم: ۱۵۲۴۔ اسد الغابہ، ج ۳ ص ۱۲۱، رقم: ۲۹۲۵۔ الاصابہ، ج ۴ ص ۱۳۷، ۱۳۸، رقم: ۴۸۱۸

۹۶۔ مسند امام احمد، حدیث عقبہ بن عامر الجہنی، رقم الحدیث: ۱۷۰۰۰۔ ابن ہشام، ج ۴ ص ۵۲۷، الاستیعاب، ج ۳ ص ۱۰۰۳، رقم: ۱۶۹۲۔ اسد الغابہ، ج ۳ ص ۱۲۲، ۳، رقم: ۲۹۲۸۔ الاصابہ، ج ۴ ص ۱۳۹، رقم: ۴۸۲۲

۹۷۔ الاستیعاب، ج ۱ ص ۳۵۵، رقم: ۵۲۳۔ اسد الغابہ، ج ۳ ص ۱۵۶، رقم: ۲۹۷۸۔ الاصابہ، ج ۴ ص ۸۹، رقم: ۱۷۸۲

۹۸۔ الاستیعاب، ج ۳ ص ۹۲۷، رقم: ۱۵۷۶۔ اسد الغابہ، ج ۳ ص ۱۷۲، رقم: ۳۰۱۱۔ الاصابہ، ج ۴ ص ۱۱۳، رقم: ۴۷۷۲

۹۹۔ الاستیعاب، ج ۳ ص ۸۹۶، ۸۹۷، رقم: ۱۵۲۸۔ اسد الغابہ، ج ۳ ص ۱۲۷، ۱۲۸، رقم: ۲۹۳۷۔ الاصابہ، ج ۴ ص ۶۹، ۷۰، رقم: ۴۶۸۹

۱۰۰۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب تغییر الاسماء، رقم الحدیث: ۳۷۳۴۔ مسند احمد، رقم الحدیث: ۲۳۲۷۲

۱۰۱۔ الاستیعاب، ج ۳ ص ۹۴۰۔ ۹۴۲، رقم: ۱۵۹۰۔ اسد الغابہ، ج ۱ ص ۴۹۴، رقم: ۱۰۲۰، ج ۳ ص ۱۹۱، ۱۹۲، رقم: ۳۰۳۷۔ الاصابہ، ج ۴ ص ۱۳۳، ۱۳۴، رقم: ۴۸۰۲

۱۰۲۔ اسد الغابہ، ج ۱ ص ۹۷، رقم: ۲۸۳۔ الاصابہ، ج ۱ ص ۱۵۱، رقم: ۷۲۳

۱۰۳۔ اسد الغابہ، ج ۳ ص ۲۴۴، رقم: ۳۰۸۸۔ الاصابہ، ج ۴ ص ۱۶۴، رقم: ۴۸۶۱

۱۰۴۔ اسد الغابہ، ج ۳ ص ۲۵۰، رقم: ۳۰۹۸۔ الاصابہ، ج ۱ ص ۲۴۵، ۲۴۶، رقم: ۲۱۹

۱۰۵۔ اسد الغابہ، ج۳ص۲۵۵، رقم:۳۱۱۱۔ الاصابہ، ج۴ص۱۷۴، رقم:۴۸۹۴

۱۰۶۔ الاستیعاب، ج۳ص۱۰۰۴، رقم:۱۶۹۴۔ اسد الغابہ، ج۳ص۲۳۰، رقم:۳۰۶۶۔ الاصابہ، ج۴ص۲۳۱، رقم:۵۰۶۲

۱۰۷۔ مسند امام احمد، (حدیث عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ)، رقم الحدیث:۱۱۵۹۶۔ الاستیعاب، ج۳ص۹۷۸، رقم: ۱۶۳۴۔ اسد الغابہ، ج۳ص۲۵۹، ۲۶۰، رقم:۳۱۲۴۔ الاصابہ، ج۴ص۱۷۹، رقم:۴۹۰۸

۱۰۸۔ ابن ہشام، ج۴ص۴۵۴۔ اسد الغابہ، ج۳ص۲۶۱، رقم:۳۱۲۹

۱۰۹۔ اسد الغابہ، ج۳ص۳۰۱، رقم:۳۲۱۵

۱۱۰۔ اسد الغابہ، ج۴ص۵۲۸، رقم:۵۲۲۵۔ الاصابہ، ج۶ص۳۴۵، رقم:۸۷۴۴

۱۱۱۔ اسد الغابہ، ج۳ص۳۰۶، رقم:۳۲۳۳۔ الاصابہ، ج۴ص۲۱۹، رقم:۵۰۳۰

۱۱۲۔ اسد الغابہ، ج۳ص۴۴۴، رقم:۳۵۱۸

۱۱۳۔ الاستیعاب، ج۳ص۱۰۰۰، رقم:۱۶۸۳۔ اسد الغابہ، ج۳ص۳۰۸، رقم:۳۲۳۸۔ الاصابہ، ج۴ص۲۲۳، رقم:۵۰۳۹

۱۱۴۔ مسند احمد، رقم الحدیث:۱۷۱۵۴، ۱۷۱۵۶۔ الاستیعاب، ج۲ص۸۳۴، رقم:۱۴۱۹۔ اسد الغابہ، ج۳ص۳۴۸، رقم:۳۳۱۳۔ الاصابہ، ج۴ص۲۶۰، ۲۶۱، رقم:۱۵۴۱

۱۱۵۔ اسد الغابہ، ج۳ص۳۱۴، ۳۱۵، رقم:۳۲۵۱۔ الاصابہ، ج۴ص۲۳۵، رقم:۵۰۷۹

۱۱۶۔ الاستیعاب، ج۴ ص۱۶۵۶، رقم:۲۹۴۶۔ اسد الغابہ، ج۳ ص۳۴۰، رقم:۳۲۹۷۔ الاصابہ، ج۴ ص۲۷۷۔۲۷۹، رقم:۵۱۷۳

۱۱۷۔ صحیح البخاری، کتاب الایمان والنذور، رقم الحدیث:۶۶۲۲، ۶۷۲۲۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب من حلف یمینا فرای غیرہا خیرا منہا، رقم الحدیث:۱۶۵۲۔

۱۱۸۔ صحیح البخاری، کتاب التفسیر، رقم الحدیث: ۴۶۶۸۔ الاستیعاب، ج۲ص۸۳۸، ج۴ص۱۸۱۷، رقم:۳۰۹۹۔ اسد الغابہ، ج۳ص۳۶۱، رقم:۳۳۳۷۔ الاصابہ، ج۴ص۲۷۴، رقم:۵۱۶۶، ج۷، رقم:۱۰۲۶۶

۱۱۹۔ الاستیعاب، ج۲ص۸۴۴، رقم:۱۴۴۶۔ اسد الغابہ، ج۳ص۳۷۴، رقم:۳۳۶۳۔ الاصابہ، ج۴ص۲۸۹، ۲۹۰، رقم:۵۱۹۴

۱۲۰۔ الاستیعاب، ج۲ص۸۲۴، رقم:۱۳۹۴۔ اسد الغابہ، ج۳ص۳۶۱، رقم:۳۳۳۸۔ الاصابہ، ج۴ص۲۷۴، رقم:۵۱۶۷

۱۲۱۔ طبقات ابن سعد، ج۲ص۶۸۔ الاستیعاب، ج۲ص۸۴۴۔۸۵۰، رقم:۱۴۴۷۔ اسد الغابہ، ج۳ص۳۷۵۔۳۸۰، رقم:۳۳۶۴۔ الاصابہ، ج۴ص۲۹۰۔۲۹۳، رقم:۵۱۹۵

۱۲۲۔ اسد الغابہ، ج۳ص۳۸۱، رقم:۳۳۶۸

۱۲۳۔ اسد الغابہ، ج۳ص۳۸۶، رقم:۳۳۷۹۔ الاصابہ، ج۴ص۲۹۹، ۳۰۰، رقم:۵۲۱۰

۱۲۴۔ الاستیعاب، ج۳ ص۱۰۰۶، رقم:۱۷۰۰۔ اسد الغابہ، ج۳ ص۳۹۹، ۴۰۰، رقم:۳۴۱۱۔ الاصابہ، ج۴ ص۳۱۳، رقم:۵۲۵۶

۱۲۵۔ اسد الغابہ، ج۳ ص۴۰۰، رقم:۳۴۱۲۔ الاصابہ، ج۴ ص۳۱۳، رقم:۵۲۵۷

۱۲۶۔ الطبقات الکبریٰ، ج۷ ص۲۸۹، رقم:۳۷۳۳۔ الاستیعاب، ج۳ ص۱۰۳۱، ۱۰۳۲، رقم:۱۷۶۸۔ اسد الغابہ، ج۳ ص۴۵۷، ۴۵۸، رقم:۳۵۴۶۔ الاصابہ، ج۴ ص۳۶۲، ۳۶۳، رقم:۵۴۲۳

۱۲۷۔ الاستیعاب، ج۳ ص۱۰۶۹، رقم:۱۸۱۱۔ اسد الغابہ، ج۳ ص۵۳۴، رقم:۳۶۶۸۔ الاصابہ، ج۴ ص۴۱۵، ۴۱۶، رقم:۵۵۶۷

۱۲۸۔ الاستیعاب، ج۱ ص۱۷۵، ۱۷۶، رقم:۲۸۳۔ اسد الغابہ، ج۳ ص۵۵۸، رقم:۳۷۲۲۔ الاصابہ، ج۱ ص۴۳۳۔ ۴۳۵، رقم:۶۷۱

۱۲۹۔ الاصابہ، ج۴ ص۴۴، رقم:۴۴۲۵۔ اسد الغابہ، ج۳ ص۷۸۴، رقم:۴۰۶۰

۱۳۰۔ الاستیعاب، ج۳ ص۸۸۴، رقم:۱۴۹۴۔ اسد الغابہ، ج۳ ص۱۰۰، رقم:۲۸۷۴۔ الاصابہ، ج۴ ص۴۱، رقم:۴۶۱۷

۱۳۱۔ الاستیعاب، ج۳ ص۱۴۳۹، رقم:۲۰۵۴۔ اسد الغابہ، ج۴ ص۳۰، رقم:۴۱۵۸، الاصابہ، ج۴ ص۶۳۳، رقم:۶۱۶۲

۱۳۲۔ الاستیعاب، ج۱ ص۱۳۰۸، رقم:۲۱۷۴۔ اسد الغابہ، ج۴ ص۱۴۹، رقم:۴۴۱۹۔ الاصابہ، ج۵ ص۴۲۹، رقم:۷۳۹۷

۱۳۳۔ الاستیعاب، ج۳ ص۱۳۰۸، رقم:۲۱۷۶۔ اسد الغابہ، ج۴ ص۱۵۱، رقم:۴۴۲۴۔ الاصابہ، ج۵ ص۴۷۱، ۴۷۲، رقم:۷۴۹۴

۱۳۴*۔ الاستیعاب، ج۳ ص۱۴۵۶، رقم:۲۵۱۳۔ اسد الغابہ، ج۴ ص۲۶۵، رقم:۴۶۶۰۔ الاصابہ، ج۵ ص۵۶۸، رقم:۷۷۳۴

۱۳۵۔ الاستیعاب، ج۳ ص۱۰۱۵، رقم:۱۷۲۵۔ اسد الغابہ، ج۳ ص۴۲۹، رقم:۳۴۸۰۔ الاصابہ، ج۴ ص۳۳۸، ۳۳۹، رقم:۵۳۴۲

۱۳۶۔ اسد الغابہ، ج۴ ص۲۹۷، رقم:۴۷۲۳۔ الاصابہ، ج۶ ص۳۲، رقم:۷۸۳۳

۱۳۷۔ اسد الغابہ، ج۴ ص۳۰۳، ۳۰۴، رقم:۴۷۳۷۔ الاصابہ، ج۶ ص۱۵، رقم:۷۷۹۶

۱۳۸۔ اسد الغابہ، ج۴ ص۳۲۱، رقم:۴۷۶۶۔ الاصابہ، ج۶ ص۳۰، رقم:۷۸۲۶

۱۳۹۔ اسد الغابہ، ج۴ ص۳۲۱، ۳۲۲، رقم:۴۷۶۷۔ الاصابہ، ج۶ ص۳۰، ۳۱، رقم:۷۸۲۸

۱۴۰۔ الاستیعاب، ج۳ ص۱۳۸۱، رقم:۲۳۵۰۔ اسد الغابہ، ج۴ ص۳۳۲، ۳۳۳، رقم:۴۷۹۲۔ الاصابہ، ج۶ ص۴۴، رقم:۷۸۵۸

۱۴۱۔ اسد الغابہ، ج۴ ص۳۷۰، ۳۷۱، رقم:۴۸۸۴۔ الاصابہ، ج۶ ص۷۹، ۸۰، رقم:۷۹۷۰

۱۴۳۔ اسد الغابہ، ج۴ ص۳۷۵، رقم:۴۸۹۷۔ الاصابہ، ج۶ ص۸۵، رقم:۷۹۸۴

۱۴۳۔ الادب المفرد، باب غراب، رقم الحدیث:۸۴۴۔ اسد الغابہ، ج ۴ ص ۳۷۵، رقم: ۴۸۹۸۔ الاصابہ، ج ۶ ص ۸۹، رقم: ۷۹۹۹

۱۴۴۔ اسد الغابہ، ج ۴ ص ۳۷۸، رقم: ۴۹۰۷۔ الاصابہ، ج ۶ ص ۸۸، رقم: ۷۹۹۵

۱۴۵۔ مسند احمد، رقم الحدیث: ۱۴۹۸۲، ۱۴۹۸۳، ۱۷۴۱۱، ۱۷۴۱۳

۱۴۶۔ اسد الغابہ، ج ۴ ص ۴۶۴، رقم: ۵۰۷۵۔ الاصابہ، ج ۶ ص ۱۶۴، رقم: ۸۲۱۲

۱۴۷۔ مسند امام احمد (حدیث سعد الدلیل)، رقم الحدیث: ۱۶۲۵۰۔ الاصابہ، ج ۳ ص ۸۷، رقم: ۳۲۴۲، رقم: ۸۲۱۳

۱۴۸۔ اسد الغابہ، ج ۴ ص ۴۶۹، رقم: ۵۰۸۷۔ الاصابہ، ج ۶ ص ۱۲۶، رقم: ۸۲۲۱

۱۴۹۔ سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسم القبیح، رقم الحدیث: ۴۹۵۶۔ الاصابہ، ج ۶ ص ۱۶۶، رقم: ۸۲۲۲

۱۵۰۔ صحیح البخاری، کتاب الادب، باب تحویل الاسم إلی اسم احسن منہ، رقم الحدیث: ۶۱۹۱۔ صحیح مسلم، کتاب الآداب، باب استحباب تحنیک المولود عند ولادتہ، رقم الحدیث: ۲۱۴۹

۱۵۱۔ الاستیعاب، ج ۴ ص ۱۴۵۲، رقم: ۳۵۰۲۔ اسد الغابہ، ج ۴ ص ۴۸۴، رقم: ۵۱۲۷۔ ، صابہ، ج ۶ ص ۱۸۰، رقم: ۸۲۷۱

۱۵۲۔ الطبقات الکبریٰ، ج ۳ ص ۱۲۷، ج ۴ ص ۲۳۵، رقم: ۴۹۷۔ الاستیعاب، ج ۴ ص ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، رقم: ۲۶۵۰۔ اسد الغابہ، ج ۴ ص ۴۹۸، ۴۹۹، رقم: ۵۱۵۸۔ الاصابہ، ج ۶ ص ۳۱۴۔ ۳۱۶، رقم: ۸۶۶۳

۱۵۳۔ الاستیعاب، ج ۴ ص ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، رقم: ۱۶۵۲۔ اسد الغابہ، ج ۴ ص ۵۱۳، ۵۱۴، رقم: ۵۱۹۱۔ الاصابہ، ج ۶ ص ۳۳۱، رقم: ۸۷۰۱

۱۵۴۔ مسند احمد، رقم الحدیث: ۲۳۹۴۴۔ الادب المفرد، باب شہاب، رقم الحدیث: ۸۴۵

۱۵۵۔ الاستیعاب، ج ۴ ص ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، رقم: ۲۷۹۱۔ اسد الغابہ، ج ۴ ص ۲۰۷، رقم: ۵۵۹۱۔ الاصابہ، ج ۶ ص ۵۲۶، رقم: ۹۳۱۷

۱۵۶۔ مسند احمد، ج ۱، رقم الحدیث: ۱۷۷، ۹۵۶۔ اسد الغابہ، ج ۴ ص ۲۸۱، رقم: ۴۶۸۸۔ الاصابہ، ج ۶ ص ۱۹۱، ۱۹۲، رقم: ۸۳۰۸

۱۵۷۔ اسد الغابہ، ج ۴ ص ۷۱۷، رقم: ۵۶۰۶۔ الاصابہ، ج ۶ ص ۵۲۹، رقم: ۹۳۳۶

۱۵۸۔ الاصابہ، ج ۴ ص ۲۰۲، رقم: ۴۹۷۳

۱۵۹۔ الاصابہ، ج ۴ ص ۴۳۷، رقم: ۵۶۰۴

۱۶۰۔ الطبقات الکبریٰ، ج ۳ ص ۱۸۰۔ ۱۸۳، رقم: ۵۱۔ اسد الغابہ، ج ۳، رقم: ۳۰۳۶، ۳۴۲۷۔ الاصابہ، ج ۴، رقم: ۴۸۰۱، ۵۴۷۹

۱۶۱۔ صحیح البخاری، کتاب الادب، رقم الحدیث: ۶۱۸۶، ۶۱۸۹۔ صحیح مسلم، کتاب الآداب، باب النہی عن تکنی بابی القاسم، رقم الحدیث: ۵۵۹۵

۱۶۲۔ الاصابہ، ج ۶ ص ۱۴۲، رقم: ۸۱۵۲

۱۶۳۔ الاصابہ، ج۶ص۱۲، رقم:۷۷۸۶

۱۶۴۔ اسد الغابہ، ج۱ص۲۸۰، رقم:۴۸۶۔ الاصابہ، ج۱ص۴۵۲، ۴۵۳، رقم ۷۲۶

۱۶۵۔ ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسم القبیح، رقم:۴۹۵۶۔ الاصابہ، ج۳ص۱۱۵، رقم:۳۳۶۰

۱۶۶۔ الاستیعاب، ج۳ص۸۸۳، رقم:۱۴۹۱۔ اسد الغابہ، ج۳ص۹۸، ۹۹، رقم:۲۸۷۱۔ الاصابہ، ج۴ص۴۱، رقم:۴۶۱۶

۱۶۷۔ الاستیعاب، ج۲ص۶۸۳، ۶۸۴، رقم:۱۱۳۲۔ اسد الغابہ، ج۲ص۱۹۹، ۲۰۰، رقم:۱۹۵۹۔ الاصابہ، ج۳ ص۳۷، ۳۸، رقم:۳۱۲۹

۱۶۸۔ الاصابہ، ج۴ص۲۷، رقم:۴۶۹۳

۱۶۹۔ الاصابہ، ج۴ص۲۳۸، رقم:۵۰۸۹

۱۷۰۔ اسد الغابہ، ج۲ص۴۱۸، رقم:۲۵۰۲۔ الاصابہ، ج۳، رقم:۴۰۸۶، ج۴، رقم:۵۰۸۳

۱۷۱۔ اسد الغابہ، ج۳، رقم:۳۴۲۱، ج۴، رقم:۴۴۱۴، ج۵، رقم:۶۰۸۱۔ الاصابہ، ج۴، رقم:۵۱۷۳

۱۷۲۔ الاستیعاب، ج۲ص۶۸۴، ۶۸۵، رقم:۱۱۳۵۔ اسد الغابہ، ج۲ص۲۷۶، ۲۷۷، رقم:۲۱۳۰۔ الاصابہ، ج۳ ص۱۱۱، رقم:۳۳۴۶

۱۷۳۔ صحیح البخاری، کتلمب التوحید، باب وکان عرشہ علی الماء، رقم الحدیث:۷۴۲۱

۱۷۴۔ صحیح مسلم، کتاب الاداب، باب استحباب تغییر الاسم القبیح الی حسن، رقم الحدیث:۵۶۰۸

۱۷۵۔ الطبقات الکبریٰ، ج۸ص۲۶۰، رقم:۴۳۶۵۔ الاستیعاب، ج۴ص۱۸۰۲، ۱۸۰۳، رقم:۳۳۷۷۔ اسد الغابہ، ج۶ص۵۴، رقم:۶۸۰۹۔ الاصابہ، ج۸ص۶۷، ۶۸، رقم:۱۰۹۸۹

۱۷۶۔ مسلم، کتاب الآداب، باب استحباب تغییر الاسم القبیح الی حسن، رقم الحدیث:۵۶۰۴، ۵۶۰۵۔ ابن ماجہ، کتاب الادب، باب تغییر الاسماء، رقم الحدیث:۷۳۳۳

۱۷۷۔ صحیح مسلم، کتاب الآداب، باب استحباب تغییر الاسم القبیح الی حسن، رقم الحدیث:۵۶۰۶۔ مسند امام احمد بن حنبل، (مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)، رقم الحدیث:۲۹۹۸، ۳۲۹۸

۱۷۸۔ الطبقات الکبریٰ، ج۸ص۱۰۴۔۱۱۱، رقم:۴۱۳۷۔ الاستیعاب، ج۴ص۱۹۱۴۔۱۹۱۸، رقم:۴۰۹۹۔ اسد الغابہ، ج۶ص۲۷۵، ۲۷۶، رقم:۷۲۹۷۔ الاصابہ، ج۸ص۳۲۳، ۳۲۴، رقم:۱۱۷۸۳

۱۷۹۔ الاستیعاب، ج۴ص۱۸۱۰، ۱۸۱۱، رقم:۳۲۹۵۔ اسد الغابہ، ج۶ ص۶۷، ۶۸، رقم ۶۸۴۲۔ الاصابہ، ج۸ ص۸۴، ۸۵، رقم:۱۱۰۴۹

۱۸۰۔ اسد الغابہ، ج۶ص۲۱۱، رقم:۷۱۴۶۔ الاصابہ، ج۸ص۲۵۲، رقم:۱۱۵۵۲

۱۸۱۔ الطبقات الکبریٰ، ج۸ص۲۶۴، رقم:۴۳۸۶۔ اسد الغابہ، ج۶ص۲۶۸، رقم:۷۱۸۱۔ الاصابہ، ج۸ص۳۱۶، رقم:۱۱۷۵۶

شعر بارگاہ رسالت میں

علی احمد☆

زبانِ نبوت سے نکلے ہوئے الفاظ و معنی کے گوہر عربی زبان و ادب کا شہ پارہ ہیں، اور ایسا کیوں نہ ہو جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک اس ذاتِ اقدس کے ارشادات کی ترجمانی کا فریضہ ادا کررہی ہے جس کے اشارۂ کن سے فصاحتوں اور بلاغتوں کے چشمے جاری ہوجاتے ہیں، اور اس ذاتِ کریم نے جب خود ہی **وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی؛ یوحیٰ** (۱) کا وثیقہ عنایت کردیا تو پھر اس میں شک وشبہ کی گنجائش ہی کہاں رہ جاتی ہے۔

فصاحت وبلاغت میں شہرت یافتہ قبیلے "بنوسعد" میں پروان چڑھنے والے اس افصح العرب کی اعجازی گفتگو سن کر صحابۂ کرام حیران وششدر رہ جاتے اور تعجب سے دریافت کرتے: اے اللہ کے رسول! کیا وجہ ہے ہم سب ہی عرب ہیں مگر آپ فصاحت میں ہم سے آگے نکل گئے؟ جواب مرحمت ہوتا ہے کہ جبریل امین میرے پاس لغتِ اسماعیل اور عرب کی دیگر لغات لے کر آئے اور انہوں نے سب مجھے سکھادیں۔(۲)

صحابہ کرام فرماتے ہیں ہم بسا اوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے ایسے الفاظ اور ایسی تعبیرات سنتے جو ہم نے پہلے نہ سنی ہوتیں، مثلاً جو شخص بغیر قتل کے طبعی موت مرجائے اس کے لئے "**مات حتف انفہ**" کی تعبیر اور جنگ کے بھڑکتے شعلوں کے لئے "**حمیَ الوطیس**" کی تعبیر پہلی مرتبہ زبان نبوت سے ہی سنی گئی۔(۳)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود فرماتے ہیں: مجھے گذشتہ انبیاء پر چھ چیزوں میں فضیلت دی گئی، ان چیزوں میں ایک "جامع کلمات" کی خصوصیت کو ذکر فرمایا۔(۴)

مطلب یہ کہ باری تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے ایسے کلمات جاری کروائے جو بہ ظاہر تو چند الفاظ پر مشتمل ہیں مگر اپنے دامن میں ہزار ہا معانی ومطالب اور اسرار وحکم سموئے ہوئے ہیں۔ مثلاً حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "**دع ما یریبك الیٰ**

☆ متخصص فی علوم الحدیث، جامعہ علوم الاسلامیہ، علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی۔

مالا یریبك"(۵) جو کچھ تمہیں شک وشبہ میں ڈالے اسے چھوڑ کر وہ کچھ اختیار کرو جو شک وشبہ سے بالاتر ہو۔

ایک صحابی نے عرض کیا مجھے ایسا کام بتایئے جسے کر کے میں اللہ تعالی اور تمام بندوں کا محبوب بن جاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ازهد فی الدنیا یحبك الله، وازهد فیما عند الناس یحبك الناس (٦)

دنیا سے استغنا کرنے لگو تو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگیں گے اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے استغنا برتنے لگو تو لوگ تم سے محبت کرنے لگیں گے۔

علمائے امت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ اقدس سے نکلے ہوئے جامع کلمات پر مستقل کتابیں تصنیف کی ہیں۔ ابوبکر ابن السنیؒ (م۳۶۴ھ) نے "**الایجاز وجوامع الکلم من السنن الماثورۃ**" امام ابوبکر ابن قفال شاشی (م۳۶۵ھ) نے "**جوامع الکلم**" قاضی ابوعبداللہ القفاضی (م۴۵۴ھ) نے "**الشھاب فی الحکم والآداب**" اور امام نووی (م۶۷۶ھ) نے علامہ ابن الصلاح کے املا کردہ جوامع الکلم پر اضافہ کر کے ''الاربعین'' کے نام سے تصنیف فرمائی۔

امام شافعیؒ فرماتے ہیں: عربی زبان وسیع ترین زبان ہے اور ہمارے علم کے مطابق نبی ﷺ کے علاوہ کوئی شخص اس زبان کا احاطہ نہیں کرسکا۔ (۷)

زبانِ نبوت کی وسعت و گہرائی اور ہمہ جہتی ہی کا نتیجہ ہے کہ بڑے بڑے ائمہ لغت نے احادیثِ رسول کے نادر اور قلیل الاستعمال الفاظ کی تشریح وتفسیر میں عمریں کھپادیں اور فن غریب الحدیث کی بنیاد رکھی، چنانچہ آج بھی فن غریب الحدیث پر لکھی جانے والی بیسیوں کتابیں علمی لائبریریوں کی زینت ہیں، یہی غریب الحدیث اور اس کے ساتھ علم غریب القرآن ترقی کرتا ہوا آج ہمارے سامنے وسیع وعریض لغوی نظام کی صورت میں موجود ہے۔

فصاحت وبلاغت کے اس اعلیٰ معیار پر ہونے کے باوجود اشعار سے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل کیا رہا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں ان کی کیا حیثیت تھی؟ اور آپ کے طرزِ عمل میں کیا کیا مصلحتیں اور حکمتیں پوشیدہ تھیں؟ آگے چل کر ہم محققین ومحدثین کی آرا کی روشنی میں اسی سے بحث کریں گے۔ اولاً شعر کی حقیقت سمجھنے کے لئے شعر کا لغوی واصطلاحی معنی ملاحظہ فرمالیں۔

شعر کا لغوی معنی

شعر کے بہت سے معانی ہیں جن میں ایک اہم معنی یہ ہے جو کہ معروف امامِ لغت ازہری